مرآۃ القسمۃ

سنہ ۱۲۷۲ ہجری

مؤلفہ مولوی حافظ قاضی میر فضل اللہ صاحب مرحوم نبیرۂ حضرت فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہٗ

مصححہ خلف مؤلف

مولوی میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول

مطبوعہ

یوسف الکٹرک پریس حیدرآباد دکن۔ واقع کٹہ حسین ساگر

سنہ ۱۳۳۴ھ

قیمت فی جلد

جلد

مرآۃ القسمۃ

سنہ ۱۲۶۲ ہجری

مؤلفہ مولوی حافظ قاضی میر فضل اللہ صاحب مرحوم نبیرۂ حضرت فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہٗ

مصححۂ خلف مؤلف

مولوی میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول

مطبوعہ

مف الکٹرک پریس حیدرآباد دکن۔ واقع کٹہ حسین ساگر

سنہ ۱۳۳۴

فی جلد

ا

التماس

علم فرائض کے احکام جس قدر ضروری اور کارآمد ہین اوسی قدر اون سے عام طور پر بیگانگی بڑہتی جاتی ہے - انہین حالات کا لحاظ کرکے والد مرحوم نے ۱۲۷۲ھ ہجری مین ایک جدول مثلث نہایت غور و فکر کے ساتہہ مرتب فرمایا تہا جس مین ہر قسم کے ورثہ قریب و بعید کے احکام جمع کئے تہے اور اوس جدول کے عنوان مین علم فرائض کے تمام ضروری مسائل بہی ایجاز و اختصار کے ساتہہ لکہے تہے اور اوس کو اسم تاریخی مرآۃ القسمت سے موسوم فرمایا تہا - مین نے عوام الناس کے تسہیل فہم کے لئے مناسب خیال کیا کہ اون مسائل کو کتابی صورت مین بالمقابل اردو ترجمہ کے ساتہہ طبع کرا دون اور جدول مثلث کا ایک اردو ترجمہ بہی علیحدہ اوس کے ساتہہ اضافہ کر دون اور اوس مین تقسیم حصص کی کیفیت بجاے حصص تناسبہ کے آنہ واری مین لکہہ دون - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا - امید ہے کہ شایقین اس سے زیادہ فائدہ اوٹہا سکین گے -

ذوی الارحام کی ہر چہار اصناف کی اندرونی تقسیمات کے نسبت بہی چار نقشہ جات طبع کرائے گئے ہین - جن سے ذوی الارحام کے ہر صورت مسئلہ کا حل بالکل
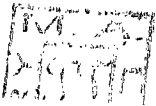
آسان ہو گیا ہے ۔ ۳ / جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۴ ہجری

خاکسار
میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول ۔ حیدرآباد دکن ۔ محلہ باغ عمارت رزاق منزل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرآۃ القسمت

۱۲۷۲ھ

مولفہ مولوی حافظ قاضی میر فضل اللہ مرحوم نبیرۂ حضرت فقیہ علی مخدوم مہایمی قدس سرہٗ

اصل عبارت مولف مرحوم

از ترکہ میت چہار حقوق متعلق اند یکے
تجہیز و تکفین میت بلا تبذیر و تقتیر
دوم ادائے دین میت - سوم اجرائی
وصیت از ثلث مابقی بلا اجازت ورثہ
چہارم تقسیم ترکہ میان ورثہ بموجب فرائض اللہ
و حدیث رسول اللہ صلعم و اجماع امت
نمودن - بشرطیکہ حقوق متقدمہ
از ترکہ میت متعلق نہ باشد مثل رہن
و عبد جانی و مبیعہ بلا ادائے ثمن چراکہ
مرتہن و ولی جنایت و بائع اولی است
از تجہیز و تکفین میت کذا فی فتاوے
عالمگیری نقلاً عن محیط وغیرہ کتب
فرائض -

ترجمہ اردو

ترکہ میت سے چار حقوق متعلق ہین -
ایک میت کی تجہیز و تکفین بغیر کمی و بیشی
کے - دوسرا میت کے دیون کی
ادائی - تیسرا وصیت کی اجرائی
بلا اجازت ورثہ جو متروکہ باقی کے
ثلث حصہ سے زاید نہ ہو - چوتھا
ورثہ مین ترکہ کی تقسیم بموجب فرائض اللہ
و حدیث رسول اللہ و اجماع امت
کے کرنا - بشرطیکہ کوئی حق مقدم
ترکہ میت سے متعلق نہ ہو - مثلاً
رہن یا عبد جانی یا بیع بلا ادائی زرثمن
ہو - اس لئے کہ مرتہن اور ولی
جنایت اور بایع کے حقوق تجہیز و تکفین

پر بہی مقدم ہین - (دیکہو فتاوے عالمگیری اور محیط وغیرہ کتب فرائض)

استحقاق وراثت - برسہ نوع باشد یکے نسب دوم سبب سوم ولا وولا ہر دو طرح می باشد ولائے عتاقہ ولائے موالات مراد از نسب ورثہ نسبی است مثل ابن و بنت واب وغیرہ واز سبب زوج وزوجہ واز ولا ولائے عتاقہ یعنی آزاد کنندہ غلام و ولائے موالات یعنی آنکہ فیما بین عقد ولا بستہ باشد یعنی شخصے مجہول النسب درصورت نبودن کسے را ورثہ نسبی وسببی با کسے عقد ولاء بستہ گفت کہ اگر من بمیرم تو مالک من باشی و دیگرے ہم با او عقد بند و ہر دو باہمدیگر مولائے موالات اند - کذا فی خزینۃ المفتین -

استحقاق وراثت کے تین صورتین ہین - ایک نسب دوسرا سبب تیسرا ولا - ولا کے دو قسمین ہین - ولاء عتاقہ اور ولاء موالات - نسب سے ورثہ نسبی مثل ابن - بنت اب وغیرہ - اور سبب سے زوج و زوجہ مراد ہین - اور ولا سے ولای عتاقہ یعنی غلام کا آزاد کرنے والا اور ولای موالات یعنی جن کے مابین عقد ولا منعقد ہوا ہو جیسا کہ ایک ایسے مجہول النسب شخص نے جس کا کوی وارث نسبی یا سببی نہ ہو کسی دوسرے شخص کے ساتہہ معاہدہ ولا کرکے یہہ کہدیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو مالک ہو جانا اور وہ دوسرا شخص بہی اوسی طرح معاہدہ کرے تو یہہ دونون باہم ایک دوسرے کے مولای موالات ہون گے - (دیکہو خزینۃ المفتیین)

ورثہ میت سہ گروہ اند اصحاب فرائض

ورثہ میت کے تین گروہ ہین اصحاب فرائض

وعصبات و ذوی الارحام -
اصحاب فرائض آن کسانند که
ازکتاب الله وحدیث رسول الله
و اجماع امت مستحق سهمی از سهام
ستّه که نصف و ربع و ثمن و ثلث
وثلثان وسدس است باشد
وعصبات آن کسانند که بعد گرفتن
اصحاب فرائض حقوق فرائض خود
حسب صورت مسئله باقی از روئے
عصوبت برند و ذوی الارحام آن
کسانند که قرابت رحم دارند وقت
نبودن فرائض وعصبات مستحق ترکه
می شوند مگر با فرائض سببی مثل زوج
وزوجه وارث باقی ترکه می شوند کذافی
فرائض شریفی وعالمگیری وغیره
کتب فرائض -

اصحاب فرائض - عصبات اور
ذوی الارحام -
اصحاب فرائض وه لوگ ہین جن کا
حصہ کتاب الله اور حدیث رسول الله
اور اجماع امت کے روسے چهه حصص
یعنی ادها - چوتهای - آٹهوان - تہائی
دو تہائی اور چهٹا ہین سے کوی حصہ
مقرره ہو - عصبات وه لوگ ہین -
جنهین اصحاب فرائض کے حصہ معینہ
کی منہائی کے بعد حسب صورت مسئلہ
جس قدر باقی رہے وه بروی عصوبت
دیا جاے - ذوی الارحام وه لوگ
ہین جو قرابت رحمی رکہتے ہین اور
ذوی الفروض اور عصبات کی عدم
موجودگی مین مستحق ترکہ ہوتے ہین
اور نیز ذوی الفروض سببی یعنی زوج
یا زوجہ کی موجودگی مین ترکہ باقی پاتے
ہین (دیکهو فرائض شریفی و فتاوے
عالمگیری وغیره کتب فرائض)

مستحق - ترکه ده گروه اند علی الترتیب
یکے بعد دیگرے وارث و مستحق
می شوند اول اصحاب فرائض

ترکہ کے مستحق ترتیباً دس گروه ہین -
اول اصحاب فرائض دوم عصبات نسبی
سوم عصبات سببی (مولای عتاقہ)

دوم عصبات نسبی سوم عصبات سببی
کہ عبارت از مولاے عتاقہ است
چہارم عصبہ مولائے عتاقہ پنجم رد
بر فرائض نسبی بقدر حقوق ہریک ازان
ششم ذوی الارحام ہفتم
مولائے موالات کہ باہم عقد ولا
بستہ باشند ہشتم مقرلہ بالنسب علی الغیر
نہم موصی لہ بجمیع مال دہم بیت المال کذا فی
الکافی من عالمگیری وغیرہ ۔

گروہ اول از ورثہ میت اصحاب فرائض
اند و آن دوازدہ کسانند دہ ازان
نسبی و دو سببی کہ زوج و زوجہ اند
چہار از مردان و ہشت از زنان
از مردان اول اب دوم جد صحیح یعنی
اب الاب اگرچہ بالاتر باشد سوم
اخ اخیافی چہارم زوج ۔ و ہشت از
زنان اول بنت یا بنات دوم بنت الابن
یا بنات الابن اگرچہ فروتر باشد
سوم زوجہ یا زوجات چہارم ام پنجم جدہ
یعنی ام الام یا ام الاب اگرچہ بالاتر
باشند واحد باشد یا اکثر یک درجہ
ششم اخت یا اخوات عینی ۔ ہفتم
علاتی ہشتم اخیافی من فرائض شریفی

چہارم عصبہ مولای عتاقہ ۔ پنجم
رد ذوی الفروض نسبی یعنی ہر ایک
کے سہام مقررہ کی مناسبت سے
ششم ذوی الارحام ۔ ہفتم
مولای موالات جن کے باہم عقد ولا
منعقد ہوا ہو ۔ ہشتم مقرلہ بالنسب علی الغیر
نہم موصی لہ بجمیع مال ۔ دہم بیت المال
(دیکھو کافی اور فتاوی عالمگیری و شریفی وغیرہ)

ورثہ میت کی پہلی گروہ مین اصحاب فرائض
ہین ۔ جو بارہ شخص ہین ۔ جن مین سے
دس اشخاص نسبی ہین اور دو سببی
یعنی زوج و زوجہ ۔ ان بارہ مین سے
چار مرد ہین اور اٹھہ عورتین ۔ مردون
مین سے پہلا باپ دوسرا جد صحیح
یعنی دادا خواہ وہ کئی پشت کا کیون نہ ہو
تیسرا اخیافی بھائی چوتھا شوہر ۔ عورتون
مین سے پہلی بیٹی یا بیٹیان دوسری
پوتی یا پوتیان خواہ وہ کتنے ہی نیچے
درجہ کی ہون ۔ تیسری زوجہ یا زوجات
چوتھی مان پانچوین جدہ یعنی نانی اور
دادی خواہ وہ کتنے ہی دور کی ہو
اور تعداد مین ایک ہو یا زیادہ مگر ایک

و عالمگیری وغیرہ کتب فرائض ۔

اول ۔ از اصحاب فرائض اب میت است او را سہ حال است - اول فرض محض یعنے سدس اگر میت را ابن یا ابن الابن اگرچہ فرو تر باشد بود ۔ دوم فرض و عصوبت ہر دو اگر میت را بنت یا بنت الابن اگرچہ فرو تر باشد بود یعنی اب سدس فرضاً میگرد و باقی بعد نصیب بنات و بنات الابن عصوبتاً میگرد ۔ سوم عصوبت محض در صورت نبودن اولاد میت از قسم ذکور و اناث ۔ کذا فی فتاوی عالمگیری و شریفی وغیرہ کتب فرائض ۔

درجہ کی ہونا شرط ہے چھٹی سگی بہن یا سگی بہنین ساتوین سوتیلی بہن یا سوتیلی بہنین ۔ آٹھوین اخیافی بہن یا اخیافی بہنین ۔ (دیکھو فرائض شریفی و فتاوے عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اصحاب فرائض مین اول باپ ہے جس کی تین حالتین ہین ۔ اول فرض محض یعنی چھٹا حصہ اوس حالت مین جبکہ میت کا بیٹا یا پوتا اگرچہ وہ کتنا ہی نیچے درجہ کا ہو موجود ہو ۔

دوم فرض و تعصیب دونون اوس حالت مین جبکہ میت کی بیٹی یا پوتی خواہ وہ کتنی ہی نیچے درجہ کی ہو موجود ہو یعنی باپ کو بروی فرض چھٹا حصہ ملیگا اور بیٹیون اور پوتیون کو حصہ دینے کے بعد جو کچھہ باقی رہے وہ بھی بروی عصوبت باپ کو دیا جائیگا ۔

سوم محض عصوبت اوس صورت مین جبکہ میت کو اولاد ذکور اور اناث دونون موجود نہ ہون ۔ (دیکھو فتاوے عالمگیری و شریفی وغیرہ کتب فرائض)

دوم - از اصحاب فرائض جد صحیح است
یعنی اب الاب که وقت نبودن اب
مانند اب است مگر در پنج مسائل اول آنکه بنو الاعیان
باوجود اب بالاجماع ساقط اند نه بجد الا نزد امام ابو حنیفه
رحمة الله علیه دوم بنو العلات مثل بنو الاعیان
اند وقت نبودن بنو الاعیان - سوم باوجود اب ام
را ثلث باقی است بعد نصیب احد الزوجین
و با جد ثلث کل است - چهارم آنکه ام الاب
با اب ساقط است نه بجد - پنجم آنکه اب
معتق را با ابن بقول امام ابو یوسف رح
سدس ولا است و جد را هیچ نه
و سوائے ان هشت صورت دیگر است
و آن تعلق بترکه نمی دارد و لهذا
در اینجا درج نکرده شد - کذا فی
العالمگیریه و شریفی کتب فرائض

اصحاب فرائض مین دوسرا جد صحیح ہے
یعنی باپ کا باپ جو میت کے باپ
کی عدم موجودگی مین بالکل اوسی کے
مثل وارث ہوتا ہے - بجز پانچ
مسائل کے اول یہہ کہ سگی بہائی
بہن باپ کی موجودگی مین بالاجماع
حصہ نہین پاسکتے اور جد صحیح کے
ساتہہ پاسکتے ہین - مگر امام ابو حنیفہ رح
کے نزدیک نہین پاسکتے -
دوم یہہ کہ سگے بہائی بہن کی عدم موجودگی
مین سوتیلے بہائی بہن کی بہی وہی حالت ہے
سوم یہہ کہ باپ کی موجودگی مین مان کو
احد الزوجین کا حصہ دینے کے بعد
ثلث باقی ہے اور دادا کی عدم
موجودگی مین ثلث کل ہے -
چہارم یہہ کہ باپ کی مان باپ کے
ساتہہ محجوب ہے مگر جد کے ساتہہ نہین
پنجم یہہ کہ معتق کے باپ کو ابن کے
ساتہہ بقول امام ابو یوسف رح ولا کا
چہٹا حصہ ہے اور جد کو کچہہ بہی نہین
اس کے سوا اور اٹہہ صورتین ہین
جن کو ترکہ سے کوئی تعلق نہین ہے
اس لیئے یہان اون کا ذکر نہین

کیا گیا - (دیکھو عالمگیری و شریفی و دیگر کتب فرائض)

سوم - از اصحاب فرائض اخ اخیافی است و او را سه حال است سدس اگر یک بود ثلث اگر دو یا اکثر بوند محجوب شوند با اولاد میت و اولاد ابن میت ذکور باشند یا اناث اگرچه فروتر باشند و باب و جد اگرچه بالاتر بوند -

اصحاب فرائض سے تیسرا اخیافی بھائی ہے جن کے تین حال ہین - چھٹا حصہ اگر ایک ہو - ثلث اگر دو یا زیادہ ہون - میت یا ابن میت کی اولاد ذکور و اناث کے ساتھ خواہ وہ کتنے ہی نیچے درجہ کی ہو اور نیز اب اور جد کے ساتھ خواہ وہ کتنے ہی درجہ بالا کے ہون محجوب ہوتا ہے -

---

چہارم - از اصحاب فرائض زوج است و او را دو حال است - نصف اگر میت را ولد یا ولد الابن اگرچه فروتر باشند از قسم ذکور یا اناث نبوند اگر بوند ربع باشد - کذا فی الکنز

اصحاب فرائض سے چوتھا شوہر ہے جن کے دو حال ہین - نصف اگر میت کی یا اوس کے ابن کی اولاد خواہ وہ کتنے ہی نیچے درجہ کی ہو اور ذکور ہو یا اناث موجود نہ ہو - اگر ہو تو ربع (دیکھو کنز)

و زنان - یعنی از اصحاب فرائض هشت زنان اند - اول - بنت او را سه حال است نصف اگر یکے بود و ثلثان

آٹھ ذوی الفروض عورتون مین سے اول بیٹی ہے جس کے تین حال ہین نصف اگر ایک ہو - ثلثان دو یا زیادہ

دویا اکثر بوند و عصوبت با برادر خود للذکر
مثل حظ الانثیین ـــــــ

دوم ـ بنت الابن و او را شش حال است
نصف اگر یکے بود و ثلثان دویا اکثر
بوند اگر میت را بنت نبود و سدس با بنت
واحده یا بنت الابن کہ ازو در درجہ
علیا باشد بجہت تکمیل ثلثین کہ حق بنات
است و عصوبت با غلام کہ محاذی او باشد
وہمچنین با غلام اسفل نیز بشرطیکہ ذو سہم
نبود آن بنت و محجوب ست با ابن یا بنتین
یا اکثر بنات یا بنات الابن کہ ازو در درجہ
عالیہ باشند مثلاً با وجود بنات الابن
بنات ابن الابن محجوب اند برین قیاس
بنات الابن اسفل با بنات الابن اعلی
محجوب اند ہکذا فی فرائض شریفی و عالمگیریہ

ـــــــ

سوم ـ از اصحاب فرائض زوجہ است

ہون ـ عصوبت اپنے بھائی کے
ساتھہ عورت کا دو چند مرد کو ـ
دوم پوتی جس کے چھہ حال ہین ـ
نصف اگر ایک ہو ـ دو ثلث اگر دو
یا زیادہ ہون بشرطیکہ میت کی بیٹی
موجود نہ ہو ـ چھٹا ایک بیٹی یا ایسی
پوتی کے ساتھہ جو اوس سے درجہ
مین اعلی ہو تکمیل ثلثین کے لئے
جو بنات کا حق ہے ـ عصوبت اپنے
ہم درجہ بھائی کے ساتھہ یا اسفل درجہ
کے بھائی کے ساتھہ بشرطیکہ پوتی
اوس صورت مسئلہ مین ذی فرض نہو
محجوب ہوتی ہے ابن یا دو زیادہ بیٹیان
یا ایسے پوتیون کیساتھہ جو اوس سے
درجہ مین اعلی ہون مثلاً پوتیون کی
موجودگی پر و تیان محجوب ہین ـ
اسی طرح اون سے اسفل درجہ
کے پوتیان اپنے سے اعلی درجہ
کے پوتیون کی موجودگی مین
محجوب ہوتی ہین ـ (دیکھو فرائض شریفی
و عالمگیری)

ـــــــ

اصحاب فرائض سے تیسری زوجہ ہے

ــکے بودیا تا چہار اورا دو حال است
ربع اگر میت را ولد یا ولد الابن نبود
ذکور باشد یا اناث وثمن اگر بود ۔

ایک ہو یا چار تک ۔ اوس کے دو حال
ہین ۔ ربع اگر میت کی یا ابن میت کی
اولاد ذکور یا اناث موجود نہ ہو ۔
اگر ہو تو اٹھوان حصہ ۔

چہارم ۔ اُم واورا سہ حال است
ثلث اگر میت را ولد یا ولد الابن از ذکور
واناث یا اخوت واخوات از ہر جنسے
کہ بوند نباشند وسدس اگر باشند
وثلث کل بعد نصیب احدے الزوجین
یا جد میت وثلث ما بقی باب میت وبقول
امام ابو یوسف رح با جد اورا نیز ثلث
باقی است ۔

اصحاب فرائض سے چوتھی مان ہے
جس کے تین حال ہین ۔ ثلث اگر
میت کی یا ابن میت کی اولاد ذکور
یا اناث یا کسی قسم کے دو یا زیادہ
بھائی بہن موجود نہ ہون ۔ اگر ہون تو
سدس ثلث کل احد الزوجین کا حصہ
دینے کے بعد جبکہ جد میت موجود
ہو ۔ اور ثلث باقی اب میت کے
ساتھہ ۔ بقول امام ابو یوسف رح
جد کے ساتھہ بھی اوس کو ثلث باقی
ملے گا ۔

پنجم ۔ جدہ صحیحہ کہ در نسبتش بسوئے
میت جد فاسد داخل نشود اورا
سدس است امیہ باشد کام الام ۔
ابویہ باشد کام الاب واحدہ باشد
یا متعددہ متحاذیہ محجوب میشود بام مطلقا
وباب ابویہ وبجد جدیہ ۔ وقربیہ امیہ باشد

اصحاب فرائض سے پانچوین جدہ صحیحہ ہے
جس کا رشتہ قرابت میت کے ساتھہ
قایم کرنے مین جد فاسد یعنی نانا داخل
نہ ہو ۔ اس کا حصہ سدس ہے
خواہ مان کے طرف کی ہو جیسے
مان کی مان خواہ باپ کی جانب کی ہو

یا ابویہ وارثہ باشد یا محجوبہ حاجب می شود بعدے را و اگر یکے صاحب قرابت واحدہ و دیگرے صاحب قرابتین بود نزد امام ابو یوسف رح سدس میان ہر دو باعتبار ابدان منقسم است و نزد امام محمد رح باعتبار جہات اثلاثاً منقسم خواہد شد وفتوی بر قول امام ابو یوسف رح است درجدات - من فرائض شریفی عالمگیریہ وغیرہ کتب فرائض -

جیسے باپ کی ماں ایک ہو یا ایک درجہ کے متعدد ہوں - ماں کی موجودگی میں سب محجوب ہوتی ہیں - اور باپ کی موجودگی میں صرف وہی جدات محجوب ہوتی ہیں جو باپ کے واسطہ سے قرابت رکھتی ہوں اسی طرح دادا کی موجودگی میں صرف اوس کے واسطہ سے قرابت رکھنے والی جدات محجوب ہوں گی - اور ماں کے واسطہ کی اور باپ کی واسطہ کی جدات قریبہ خواہ وارثہ ہوں یا محجوبہ - جدات بعیدہ کی حاجب ہوتی ہیں - اگر ایک قرابت والی اور دو قرابت والی دونوں جمع ہوں تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک باعتبار ابدان کو اون میں تقسیم کرنا چاہیئے اور امام محمد رح کے پاس باعتبار جہات قرابت ایک ثلث اور دو ثلث دینا چاہیئے - فتوی جدات کے مسئلہ میں امام ابو یوسف رح کے قول پر ہے (دیکھو فرائض شریفی وعالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

ششم - اخت عینیہ و او را پنج حال است

اصحاب فرائض سے چھٹی سگی بہن ہے

نصف اگر یکے بود وثلثان دو یا اکثر
بوند اگر صلبیہ یا صلبیہ ابن اگرچہ فروتر
بوند نبود عصوبت با برادر خود و احراز
باقی از نصیب بنات یا بنات الابن
بعصوبت مع غیرہا ومحجوبست با بن و
ابن الابن اگرچہ فروتر بود و باب
بالاتفاق و بجد نزد امام اعظم رح

جس کے پانچ حال ہین - نصف
اگر ایک ہو- ثلثان اگر دو یا زیادہ
ہون بشرطیکہ میت کی یا ابن میت کی
بیٹی یا پوتی موجود نہ ہو- عصوبت
اپنے بہائی کے ساتہہ اور باقی
بطریق عصوبت مع غیرہا اوس صورت
ہین جبکہ میت کی بیٹیان یا پوتیان اپنا
حصہ فرض لے لین - محجوب ہوتی ہے -
میت کے ابن اور ابن الابن کے
ساتہہ خواہ وہ کتنا ہی دور کا ہو-
اور نیز باپ کے ساتہہ بالاتفاق
اور دادا کے ساتہہ امام اعظم رح
کے پاس -

ہفتم - اخت علاتیہ و اورا شش حال
است نصف برائے واحدہ ثلثان
دو یا اکثر راست اگر اخت عینیہ و بنت و
بنت الابن نبود و سدس با اخت عینیہ
واحدہ جہت تکمیل ثلثین و عصوبت
با برادر خود در جمیع اگر عینیہ نبود و اگر بود
در باقی - و عصوبت مع غیرہا با بنات
یا بنات الابن ومحجوبست با بن و ابن الابن
اگرچہ فروتر باشد و باب و اخ عینی

اصحاب فرائض سے ساتوین سوتیلی بہن ہے
جس کے چہہ حال ہین - نصف اگر
ایک ہو - ثلثان دو یا زیادہ ہون
بشرطیکہ سگی بہن اور بیٹی اور پوتی
نہ ہو - سدس ایک سگی بہن کے
ساتہہ تکمیل ثلثین کے لئے - عصوبت
اپنے بہائی کے ساتہہ کل مال ہین
بشرطیکہ سگی بہن موجود نہ ہو اگر ہو
تو عصوبت باقی ہین - اور عصوبت مع غیرہا

ویا دو اخوات عینی بالاجماع وبجد نزد امام اعظم رح

بنات اور بنات الابن کے ساتھہ ۔ اور محجوب ہوتی ہے بیٹے پوتے کے ساتھہ خواہ وہ کتنے ہی نیچے درجہ کا ہو اور نیز باپ اور سگا بھائی یا دو سگی بہنون سے اور نیز جد صحیح سے امام اعظم رح کے پاس ۔

ہشتم - از اصحاب فرائض اخت اخیافیہ است واو رانیز مثل اخ اخیافی بلاتفاوت سہ حال است برادر وخواہر اخیافی ہر دو در قسمت واستحقاق برابر اند تفضیل ذکور بر اناث نیست - کذا فی فرائض شریفی عالمگیری -

اصحاب فرائض سے آٹھوین اخیافی بہن ہے، جس کے تین حال ہین بالکل اخیافی بھائی کی طرح - اخیافی بہن اور بھائی کی قسمت اور استحقاق بالکل یکسان ہے مذکر کو مونث پر کوئی فضیلت نہین ہے ۔
(دیکھو فرائض شریفی اور عالمگیری)

گروہ دوم - از ورثہ عصبات اند وآن کدام کسانند کہ بعد نصیب اصحاب فرائض آنچیکہ باقی ماند میگرند وعصبات بر دو نوع اند نسبی وسببی

ورثہ کے گروہ دوم عصبات ہین یہہ وہ لوگ ہین جو اصحاب فرائض کے حصہ کے بعد جو کچھہ باقی رہے لیتے ہین ان کے دو قسمین ہین - نسبی اور سببی -

نسبی سہ قسم اند عصبہ بنفسہ وعصبہ بغیرہا وعصبہ مع غیرہا عصبہ بنفسہ مردیست

نسبی کے تین قسم عصبہ بنفسہ عصبہ بغیرہا - اور عصبہ مع غیرہا -

که در نسبتش بسوے میت انثیٰ داخل
نشود و آن چهار فریق اند۔

اول۔ جزو میت چون ابن و ابن الابن
اگرچه فرو تر باشد۔
دوم۔ اصل میت چون اب و اب الاب
اگرچه بالاتر باشد۔
سوم۔ جزو اب میت چون اخوت عینی
وعلاتی و ابنائے آنها اگرچه فرو تر
باشند۔
چهارم۔ جزو جد میت چون اعمام عینی
وعلاتی و ابنائے شان بعدہٗ اعمام اب
جد و ابنائے شان علی الترتیب
مقدم ترین ایشان فریق اول است
بعدہٗ فریق ثانی بعدہٗ فریق ثالث
بعدہٗ فریق رابع لیکن در هر فریق
ترجیح بقرب درجه بعدہٗ بقوت
قرابت با وجود ابن ابن الابن را
وبا وجود اب جد را عصوبت نیست
وبا وجود اخ عینی اخ علاتی را
با وجود عم عینی عم علاتی محجوب ست۔

عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ اوس کے
اور میت کے باہم رشتہ قرابت مین
کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔ اور
وہ چار فریق ہین۔

اول جزو میت مثلاً بیٹا۔ پوتا۔
اگرچہ اوس سے نیچے ہو۔
دوم اصل میت مثلاً باپ اور دادا
اگرچہ اون سے اونچے درجہ کا ہو
سوم جزو اب میت مثلاً سگے اور
سوتیلے بہائی اور اون کے بیٹے
اگرچہ نیچے درجہ کے ہون۔
چہارم جزو جد میت مثلاً سگا اور
سوتیلا چچا اور اون کے بیٹے اوس
کے بعد باپ اور دادا کا چچا اور اون کے
بیٹے علی الترتیب۔ ان مین سے
سب سے مقدم فریق اول ہے
اور اوس کے بعد فریق دوم اور
اوس کے بعد فریق سوم اور سب سے
اخیر فریق چہارم۔ لیکن ہر فریق مین
درجہ کی قربت اور قرابت کی قوت کو
ترجیح ہوگی۔ مثلاً بیٹے کی موجودگی مین
پوتے اور اب کی موجودگی مین جد کو

عصوبت نہین ہے - اور اخ عینی
کی موجودگی مین اخ علاتی اور عم
حقیقی کی موجودگی مین عم علاتی
محجوب ہے -

قسم دوم - عصبہ بغیرہا و آن زنے
است کہ با عصبہ بنفسہ عصبہ شود مثلاً
بنت با برادر خود و بنت الابن با برادر
خود و اخت عینی با برادر خود و اخت
علاتیہ با برادر خود عصبہ می شود دو
زنانیکہ مستحق نصف یا ثلثان اند با برادر
خود ہا عصبہ بغیرہا شدہ للذکر ضعف
الانثی می یابند و زنے کہ ذوی الفروض
نیست با برادر خود عصبہ نمی شود چون
بنت الاخ و عمہ با برادر خود عصبہ
نمی شوند و آنہا کہ از ذوی الارحام
بودہ اند با برادران خود ہا چگونہ عصبہ
خواہند شد

عصبات نسبی کی قسم دوم مین عصبہ بغیرہا ہے
جس سے وہ عورت مراد ہے
جو عصبہ بنفسہ کے ساتھہ عصبہ ہوتی ہے
مثلاً بیٹی اپنے بھائی کے ساتھہ
اور سگی بہن اپنے بھائی کے ساتھہ
اور سوتیلی بہن اپنے بھائی کے ساتھہ
عصبہ ہوجاتے ہین - جو عورتین نصف
اور ثلثان کی مستحق ہوتی ہین اپنے
بھائی کے ساتھہ عصبہ بغیرہا ہوکر
تقسیم مین بہن کو ایک اور بھائی کو
دو کی حساب سے شریک ہوجاتی ہین -
اور جو عورتین ذوی الفروض نہین ہین
اپنے بھائی کے ساتھہ عصبہ نہین
ہوتی ہین - جیسا کہ بھتیجی اور پھوپھی
اپنے اپنے بھائی کے ساتھہ عصبہ نہین
ہوتی ہین - وہ ذوی الارحام سے
ہین اپنے بھائیون کے ساتھہ کیونکر
عصبہ ہوسکتی ہین -

قسم سوم۔ عصبہ مع غیرہا و آن زنے
است کہ انچیکہ از فرض زن دیگر
باقی ماند عصوبتًا بگیرد مثل اخت اعیانیہ
و علاتیہ با بنت و بنت الابن عصبہ اند۔

عصبات نسبی کی قسم سوم عصبہ مع الغیر ہے
یہہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت
کی فرض کا حصہ لینے کے بعد
جو کچہہ باقی رہے اوس کو عصوبتًا
حاصل کرے جیسا کہ سگی اور
سوتیلی بہن بیٹی اور پوتی کے ساتھہ
عصبہ ہو جاتی ہین۔

نوع دوم۔ عصبہ سببی است۔
و آن آزاد کنندہ بندہ چون از عصبات
نسبی او کسے نباشد عصوبت آن
آزاد شوندہ بآزاد کنندہ برسد و در
صورت نبودن عصبہ سببی عصبات
آزاد کنندہ بترتیبے کہ در عصبات نسبیہ
گذشت عصبہ می شوند زنان از ولا
محروم اند۔ مگر آنہا کہ خود آزاد کردہ
باشند یا آزاد کردۂ شان کسے را
آزاد کردہ باشد یا ولائے کہ منتقل
شدہ باشد بطرف شان۔ کذا فی
عالمگیریہ و شریفیہ وغیرہ کتب فرائض
و کنز و قدوری۔

عصبات کی دوسری نوع عصبہ سببی ہے
جس سے مراد آزاد کنندہ ہے
جب اوس کے عصبات نسبی سے
کوئی موجود نہ ہو تو آزاد شوندہ کی
عصوبت کا حق آزاد کنندہ کو پہونچتا ہے
عصبہ سببی بہی موجود نہ ہو تو آزاد کنندہ
کے عصبات اوسی ترتیب سے جیسا کہ
عصبات نسبیہ مین ذکر کیا گیا ہے
عصبہ ہونگے۔ عورتین ولا سے
محروم ہین بجز اون کے جنہون نے
آزاد کیا ہو یا اون کے آزاد کردہ
شخص نے کسی دوسرے کو آزاد
کیا ہو یا ایسا ولا جو اون کے حق مین
منتقل ہوا ہو۔ (دیکہو عالمگیری و
شریفی وغیرہ کتب فرائض و کنز و قدوری)

نوع سوم - از ورثہ ذوی الارحام
اند - ذوی الارحام قرابت رحمی دارند
نہ از اصحاب فرائض نہ از عصبات
اند وقت نبودن فرائض وعصبات
وارث می شوند مگر باز وج و زوجہ کہ
فرائض سببی اند بعد اخذ فرض
احد الزوجین باقی می گیرند و براین
است اتفاق جمہور صحابہ رضہ وفتوے
اصحاب مارح و نزد زید بن ثابت رضہ
وارث نمی شوند وہمین است مختار
مالک وشافعی رح

ورثہ کی تیسری نوع ذوی الارحام ہین
ذوی الارحام قرابت رحمی رکہتے ہین
جو نہ اصحاب فرائض سے ہوتے
ہین نہ عصبات سے اور اون قسم
کے ورثہ کی عدم موجودگی مین وارث
ہوتے ہین - مگر زوج و زوجہ کے
ساتہہ جو ذوی الفروض سببی ہوتے
ہین احد الزوجین کا حصہ فرض
لینے کے بعد جو باقی رہے وہ
لے لیتے ہین - اس پر جمہور
صحابہ رضہ کا اتفاق ہے اور ہمارے
اصحاب رح کا فتویٰ بہی یہی ہے -
زید بن ثابت رضہ کے نزدیک ذوی الارحام
کو وراثت کا حق ہی نہین ہے -
اس کو مالک رح اور شافعی رح نے اختیار
فرمایا ہے -

ذوی الارحام - چہار صنف اند
اول کسانیکہ بسوے میت منسوب
اند مثل اولاد بنات وبنات الابن
دوم آن کسانند کہ میت بسوئے
شان منسوب است مثل اجداد وجدات
فاسدہ - سوم آن کسانند کہ بسوئے

ذوی الارحام کے چار صنف ہین -
اول وہ لوگ جو میت سے نسب
رکہتے ہین جیسا کہ بیٹیون اور پوتیون
کی اولاد - دوم وہ لوگ جن سے
خود میت کو نسبت ہو جیسا کہ اجداد فاسد
اور جدات فاسدہ - سوم وہ لوگ

والدین میت منسوب اند چون اولاد
اخوات مطلقاً و بنات اخوت مطلق
و ابناے اخوت اخیافی چہارم
آن کسانند کہ بسوئے جدین و جدتین
میت منسوب اند مانند عمات مطلقاً
و اعمام اخیافیہ و اخوال و خالات
مطلقاً و اولاد ایشان - پس
مقدم ترین از اصناف اربعہ
بروایت مختار صنف اول است
بعدہٗ دوم و بعدہٗ سوم و بعدہٗ
چہارم بترتیب عصبات است۔
پس از صنف اول مقدم ترین باخذ
میراث آنست کہ قریب ترمیت بود
مثل بنت البنت اولی است از
بنت بنت الابن و بنت بنت البنت
و بصورت برابری درجہ ولد
وارث از ولد ذی رحم اولی است
مثلاً بنت بنت الابن اولی است
از ابن بنت البنت و اگر ہیچ یکی وارث
نہ بود یا ہر دو وارث بوند درین
ہر دو صورت نزد امام ابویوسف رح
اعتبار را بدان فروع است
خواہ اصل شان درصفت

جو والدین میت سے نسبت رکھتے
ہون جیسا کہ بہنون کی اولاد اور
بہائیون کی لڑکیان - اخیافی بہائیون
کے بیٹے - چہارم وہ لوگ جو جدین
اور جدتین سے نسبت رکھتے ہون
جیسا کہ پہوپہی - اخیافی چچا - ماموں
اور خالہ اور ان سب کی اولاد -
پس عصبات کی طرح ان چارون
اصناف مین سے بروایت مختار
صنف اول مقدم ہے اوس کے
بعد صنف دوم اور اوس کے بعد
صنف سوم اور اوس کے بعد صنف چہارم
صنف اول مین بہی وہی لوگ میراث
پاسکتے ہین سب سے مقدم ہین جو
میت سے قریب تر ہون جیسا کہ
نواسی اولی ہے پوتی کی بیٹی - اور
نواسی کی بیٹی سے - اگر درجہ مین
برابر ہون تو ولد ذی رحم سے
ولد وارث اولی ہوگا - جیسا کہ
پوتی کی بیٹی اولی ہے نواسی کی بیٹی
سے - اگر اون مین سے کوی ایک
ولد وارث نہ ہو یا دونون ولد وارث
ہون تو ان دونون صورتون مین

ذکورت و انوثت متفق باشند
یا مختلف و نزد امام محمد رح وقت
اتفاق صفت اعتبار فروع است
چون بنت البنت و ابن البنت
وعند الاختلاف اعتبار اصول
راست - چون ابن بنت البنت
و بنت ابن البنت که نزد امام ابو یوسف رح
باعتبار فروع مسئله از ۳ است
دو ابن بنت البنت را و یک
بنت ابن البنت راست و نزد امام محمد رح
نیز مسئله از سه اما تقسیم باعتبار
اصول عکس اول است - یعنی
دو به بنت ابن البنت و یک
با بن بنت البنت راست پس احوال
هر یک مفصلاً از جدول مثلث
هر یک صنف که ترتیب یافته است
معلوم خواهد شد -

و همچنین وقتیکه اولاد بنات بطون
مختلفه باشند نزد امام محمد رح
صفت اصول و عدد فروع

امام ابو یوسف رح کے نزدیک فروع
موجودین کی تعداد کا اعتبار کرنا
چاہئیے - خواہ اون کے اصول صفت
ذکورت و انوثت مین متفق ہون یا
مختلف — اور امام محمد رح کے
نزدیک فروع کا اعتبار اوس وقت
کرنا چاہئیے جبکہ اون کے اصول
صفت ذکورت و انوثت مین متفق ہون
جیسا کہ نواسی اور نواسہ اگر اختلاف
ہو تو اصول کا اعتبار کرنا چاہئیے -
جیسا کہ نواسی کا بیٹا اور نواسہ کی بیٹی
موجود ہو تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک
باعتبار فروع کے $\frac{2}{3}$ نواسی کا بیٹا
پائیگا $\frac{1}{3}$ نواسہ کی بیٹی کو دیا جائیگا
اور امام محمد رح کے نزدیک باعتبار
اصول $\frac{2}{3}$ نواسہ کی بیٹی اور $\frac{1}{3}$
نواسی کا بیٹا پائیگا - پس ہر ایک
کا تفصیلی حال ہر ایک صنف کی
جدول مثلث سے جو علیحدہ مرتب
ہے معلوم ہو سکتا ہے -

اسی طرح جبکہ بیٹیوں کی اولاد بطون
مختلفہ سے ہون تو امام محمد رح کے
نزدیک صفت اصول اور نیز بطون

مختلف البطون را اعتبار است
پس ابتدا بر اول بطنے کہ دران
اختلاف واقع است للذکر ضعف الانثیٰ
انقسام خواہد یافت - بعدہ ذکور
را طائفہ علیٰحدہ و اناث را طائفہ
علیحدہ اعتبار کردہ للذکر ضعف الانثیٰ
تقسیم کنند - چنانکہ در اولاد
شان واقع شدہ نصیب طائفتین
را تقسیم نمودہ بفروع ہر یکے
برسانند بشرطیکہ اصول متوسطہ
متفق باشند والا ہکذا تا حصول
اتفاق و نزد امام ابو یوسف رح باعتبار
عدد رؤس فروع ذکور و اناث
را تقسیم مینمایند للذکر ضعف الانثیٰ -

مختلف کی تعداد فروع کا اعتبار
کیا جاتا ہے - پس سب سے پہلے
اوس بطن پر جس مین اختلاف واقع
ہوا اس طرح تقسیم کرنا چاہیئے کہ
مرد کو عورت سے دوچند ملے -
اس کے بعد ذکور اور اناث کا
علیحدہ علیٰحدہ طائفہ ٹھہرا کر
للذکر ضعف الانثیٰ کے مطابق تقسیم
کردینا چاہیئے جس طرح اون کی
اولاد کی حالت ہو طائفتین کے
حصہ کو تقسیم کرکے اون کے فروع
کو دیدینا چاہیئے بشرطیکہ درمیانی
اصول مین ذکورت و انوثت کا
اتفاق ہو - ورنہ اسی طرح حالت
اتفاق تک عمل کرنا چاہیئے - اور
امام ابو یوسف رح کی نزدیک فروع پر بلحاظ
اون کی تعداد اور ذکورت و انوثت
کے تقسیم کرتے ہین حسب قاعدۂ
للذکر ضعف الانثیٰ -

وہمچنین اگر بعضے ذو جہت و بعضے
ذو جہات باشند نزد امام ابو یوسف رح
جہات را باعتبار فروع اعتبار
می کنند - و نزد امام محمد رح

اسی طرح اگر بعض ذو جہت اور
بعض ذو جہات ہون تو امام ابو یوسف رح
فروع کو باعتبار جہات کے فرض
کرلیتے ہین - اور امام محمد رح کے

اعتبار جہات بر اصول اعتبار
می کنند چنانچہ احوال ہر یک
از جد اول مثلث ایشان مفصلاً
معلوم خواہد شد و از صنف دوم
ہر کہ قریب تر میت بود خواہ قرابتش
از جانب پدر باشد یا مادر چون
اب الام کہ اولی است از
اب ام الام و اب ام الاب
اگر ہر دو در قرابت برابر باشند
نزد ابی سہیل فرایضی منسوب
بوارث اولی است از غیر آن۔
و نزد ابو سلیمان جرجانی این نسبت
را درین محل اعتبار نیست۔ ہمین
قول صحیح تر است و اگر ہر دو وارث
اند بعضے ابویہ و بعضے امیہ
باشند ثلثان ابویہ را و ثلث
امیہ را میرسد و اگر در صفت
ذکورت و انوثت متفق و در جہت
قرابت ہم متحد باشند ترکہ برابدان
آنہا باعتبار ذکورت و انوثت اثلاثا
منقسم خواہد شد و اگر در صفت
ذکورت و انوثت مختلف باشند
و قرابت متحد بود ترکہ بر اعلی بطنے کہ

نزدیک جہات کا اعتبار بلحاظ اصول
کے کرتے ہین جیسا کہ ہر ایک کی
حالت ہر ایک صنف کی جدول
مثلث سے تفصیل کے ساتھہ
معلوم ہو سکتی ہے۔ اور صنف دوم
سے جو شخص میت کے ساتھہ
قرابت مین قریب تر ہو خواہ قرابت
باپ کی جانب کی ہو یا مان کی جانب
کی ہو۔ جیسا کہ نانا کا باپ
اولی ہے نانی کے باپ سے
اور نیز دادی کے باپ سے۔
اگر دونون قرابت مین برابر ہون
تو ابو سہیل فرایضی کے نزدیک
وہ شخص اولی ہے جو وارث سے
منسوب ہو بمقابلہ اوس شخص کے
جو غیر وارث سے منسوب ہو۔
اور ابو سلیمان جرجانی کے نزدیک
اس موقع پر نسبت مذکور کا کوئی
اعتبار نہین ہے۔ یہی قول صحیح تر
ہے۔ اگر دونون وارث ہون
اور ان مین سے بعض ابویہ
ہون اور بعض امیہ تو دو ثلث
ابویہ کو اور ایک ثلث امیہ کو

دران اختلاف واقع است
منقسم ساختہ ہر دو را طائفتین
سازند چنانکہ در صنف اول گزشت
عمل نمایند و حکم صنف سوم مثل
صنف اول است و مقدم در میراث
قریب تر بمیت است -

دیا جاتا ہے - اگر صفت ذکورت و
انوثت مین متفق اور جہات قرابت
مین بہی متحد ہون تو ترکہ کی تقسیم
اون کی تعداد پر باعتبار ذکورت و
انوثت کے اثلاثا عمل مین آئے گی -
اگر وہ صفت ذکورت وانوثت مین
مختلف ہون اور قرابت متحد ہو -
تو ترکہ اوس اعلیٰ بطن پر تقسیم کیا
جائیگا جہان اختلاف واقع ہوا ہے
یعنی اوسی طرح دو طائفہ کرنا چاہیئے
جیسا کہ صنف اول مین ذکر کیا گیا ہے
اور صنف سوم کا حکم بہی صنف اول کی
طرح ہے اور وہی شخص میراث پانے
مین مقدم سمجہا جاتا ہے جو میت کے
ساتہہ قریب کا رشتہ رکہتا ہو -

واگر در درجہ قربت مساوی باشند
ولد عصبہ مقدم است بر ولد ذی رحم
چون بنت ابن الاخ کہ مقدم است
بر ابن بنت الاخت اعیانی باشد
یا علاتی واگر ہر دو اعیانی اند نزد
امام ابو یوسف رح ترکہ برابدان
فروع للذکر ضعف الانثیٰ اثلاثا
منقسم است و نزد امام محمد رح باعتبار

اگر درجہ قرابت مین مساوی ہون
تو ولد عصبہ مقدم ہوگا ولد ذی رحم
پر جیسا کہ بہتیجے کی بیٹی مقدم ہے
بہانجی کے بیٹے پر خواہ اعیانی ہو
یا علاتی - اگر دونون اعیانی ہون
تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک تعداد
فروع پر للذکر ضعف الانثیٰ کے مطابق
اثلاثا تقسیم ہوگی اور امام محمد رح کے

حال اصول بر فروع بجهت تساوی درجه
ذکور و اناث ایشان در قسمت انصافاً
تقسیم خواهد یافت و اگر کسے از ایشان
ولد عصبه یا ذی فروض نیست یا همه اند
درین صورت نزد ابو یوسف رح
ولد اقوی مقدم است بر اضعف
و نزد امام محمد رح باعتبار حال اصول
بر فروع انقسام یابد و علیه الفتوی

نزدیک اس وجہ سے کہ اون کے
اصول بلالحاظ ذکورت و انوثت کے
مساوی حق رکھتے ہین اون کے فروع
کو بھی باعتبار اصول کے بالمناصفہ
حصہ دیا جاتا ہے - اگر اون مین
کوی ولد عصبہ یا ذی فرض نہ ہو یا
سب کے سب ہون تو ابو یوسف رح
کے پاس ولد اقوی کا حق بمقابلہ
اضعف کے مقدم ہوتا ہے - اور
امام محمد رح کے پاس باعتبار حال
اصول کے فروع پر تقسیم کیجاتی
ہے - اور اسی پر فتوی ہے -

و از صنف چهارم از اخوال و خالات
و عمات مطلقاً و اعمام اخیافیه منفرد
یافته شود او مستحق جمیع مال است و اگر
مجتمع باشند و در جهت قرابت ابویه
و امویه متحد اند پس قوی القرابت
مقدم است بر اضعف ذکر باشد یا
انثی - چون عمه عینیه مقدم است بر
علاتیه و علاتیه بر اخیافیه و اگر در
قرابت مساوی اند ذکر را ضعف الانثی
چون خال و خاله مطلقاً و اگر در قرابت
متحد نیستند - بلکه بعض ابویه اند و

صنف چہارم مین ماموں - خالہ - پھوپھی
اخیافی چچا داخل ہین جس مین سے اگر
کوی منفرد ہو تو وہ کل مال کا مستحق
ہوگا - اگر متعدد ہون اور قرابت
ابویہ اور امیہ مین متحد ہون تو
قوی القرابت کو اضعف پر تقدم حاصل
ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت - جیسا کہ
سگی پھوپھی مقدم ہے سوتیلی پر اور
سوتیلی اخیافیہ پر - اگر قرابت مین
مساوی ہون تو مذکر کو مونث کا
دو چند ملیگا - جیسا کہ ماموں اور خالہ

بعض امیہ پس ثلثین ابویہ را وثلث
امیہ را دہند وحکم اولاد اینہا مثل
صنف اول است پس ترجیح بقرب
درجہ از ہر جہت کہ باشند واگر در قرب
درجہ برابراند وجہت قرابت ہم متحد است
پس قوت قرابت را اعتبار است چون
ولد عمہ عینیہ کہ مقدم است بر ولد عمہ
علاتیہ ونیز از بنت عم علاتی چراکہ
قوت قرابت بہ ولد عمہ عینیہ زیادہ تر است
وآن بر ولد عم وعمہ اخیافی واگر در قرب
درجہ وقوت برابر باشند وجہت قرابت
ہم متحد بود ولد عصبہ اولی است از غیر
آن چون بنت عم کہ اولیت دارد از
بنت عمہ واگر جہت قرابت مختلف بود
ثلثین ترکہ اقربائے ابویہ را وثلث
آن اقربائے امیہ را دہند وآنچہ کہ
بہر فریق رسد نزد امام ابویوسف رح
برابدان فروع منقسم است ونزد
امام محمد رح براول بطنے کہ دران
اختلاف واقع است منقسم سازند
چنانکہ در صنف اول گزشت - در
صورت نبودن صنف چہارم واولاد
آنہا مر اخوال وخالات وعمات

اگر قرابت مین متحد نہ ہون بلکہ بعض
ابویہ ہون اور بعض امیہ تو دو ثلث
ابویہ کو اور ایک ثلث امیہ کو دیا
جاے - اور ان کی اولاد کے
احکام صنف اول کی طرح ہاے سے تو
قرب درجہ کے لحاظ سے خواہ کسی
جہت سے ہو ترجیح دیجاویگی - اگر
قرب درجہ مین برابر ہون اور قرابت
کی جہت یا جہات بہی متحد ہون تو قوت
قرابت کا اعتبار کیا جائیگا - جیسا کہ
حقیقی پہوپہی کی اولاد مقدم ہوگی
سوتیلی پہوپہی کی اولاد پر اور نیز
سوتیلے چچا کی بیٹی پر اس لئے کہ
حقیقی پہوپہی کی اولاد مین قوت قرابت
اون دونون کے مقابلہ مین زیادہ ہی
اگر قربت درجہ اور قوت قرابت مین برابر
ہون اور جہات قرابت بہی برابر ہون
تو ولد عصبہ دوسرون پر اولی ہوگا
جیسا کہ چچیری بہن کو پہوپہیری بہن پر
تفوق ہے - اگر جہات قرابت مختلف
ہون تو ترکہ کے دو ثلث اقرباے ابویہ
کو ایک ثلث اقرباے امیہ کو دین اور
اس طور پر ہر ایک فریق کو جس قدر

مطلقاً و اعمام اخیافیہ ابوین میت راست وبعد او با ولاد آنہا اسے غیرالنہایتہ بہ ترتیب عصبات۔ من فتاوی عالمگیری وشریفی وغیرہ کتب فرائض۔

دیا جاتا ہے وہ امام ابو یوسف رح کے نزدیک ابدان فروع پر تقسیم کر دیا جاتا ہے اور امام محمد رح کے نزدیک اوس بطن اول پر جس مین اختلاف واقع ہو تقسیم کرنا چاہئیے جیسا کہ صنف اول مین بتایا گیا ہے۔

صنف چہارم کے لوگ اور اون کی اولاد موجود نہ ہو تو اخوال و خالات و عمات کو اور اعمام اخیافیہ ابوین کو اور اون کے بعد اون کی اولاد کو خواہ وہ کتنے ہی دور کے ہون ترتیب عصبات کی طرح ترکہ ملیگا۔ (دیکھو فتاوی عالمگیری وشریفی وغیرہ کتب فرائض)

موانع ارث

موانع ارث چہار اند۔ اول رق کامل باشد یا ناقص۔ رق کامل۔ مثل غلام خالص کہ بہیچ نوع دران سبب آزادی نباشد۔ رق ناقص مثل مکاتب و مدبر و ام ولد۔ دوم قتل مورث ظلماً عمد باشد یا شبہ عمد یا خطا و درین مکلف بودن قاتل شرط است۔ سوم اختلاف دین مثلاً مسلم وکافر۔ چہارم۔ اختلاف دار حقیقتہ

موانع ارث چار ہین۔ اول رق کامل ہو یا ناقص۔ رق کامل۔ مثل غلام خالص جس مین کسی طرح بھی آزادی کا کوئی سبب نہین ہوتا۔ رق ناقص مثل مکاتب و مدبر و ام ولد دوم قتل مورث ظلماً خواہ بالعمد ہو یا شبہ عمد یا خطا۔ ان تمام صورتون مین قاتل کا مکلف ہونا شرط ہے۔ سوم اختلاف دین مثلاً مسلم و کافر

چون ذمی وحربی وحکماً چون ذمی ومستامن
اختلاف دار در حق کافر است نه در حق مسلم
من فرائض عالمگیری وشریفی وغیره
کتب فرائض -

چہارم اختلاف دار - خواه حقیقتہً
ہو جیسے کہ ذمی اور حربی خواه حکماً
ہو جیسے ذمی اور مستامن - اور
اختلاف دار کافر کے حق مین مانع ارث ہے
نہ کہ مسلم کے حق مین (دیکھو فرائض
عالمگیری وشریفی وغیره کتب فرائض)

دربیان حجب وآن بر دو نوع است
حجب حرمان - حجب نقصان -
حجب حرمان وآن مبنی بر دو اصل
است اول آنکہ شخصے کہ نسبتش
بسوے میت بواسطہ دیگری باشد
وآن دیگرا استحقاق جمیع ترکہ بسبب
واحد دار دیا سبب ارث ہر دو
متحد بود آن شخص باوجود آن دیگر
محجوب است مثل ابن الابن باابن
واخوة واخوات باب وام الام بہ
ام ودر ابن و ابن الابن
استحقاق جمیع ترکہ بسبب واحد واتحاد
سبب ارث ہر دو موجود است -
ودر اخوة واب اول فقط ودر ام
وام الام ثانی فقط - اما عدم حجب
اولاد ام بام بسبب نبودن ام مستحق

حجب کی دو قسمین ہین - حجب حرمان
حجب نقصان - حجب حرمان دو اصل
پر مبنی ہے - اول یہہ کہ جس شخص کی
نسبت میت کے جانب دوسرے
شخص کے واسطہ کے ساتھہ ہو
اور وه دوسرا شخص تنہا ہونے کی
صورت مین کل ترکہ پا سکتا ہو یا دونون
کا سبب ارث واحد ہو وه شخص
اوس دوسرے شخص کی موجودگی
مین محجوب ہے - جیسے کہ پوتا
بیٹے کی موجودگی مین اور بہائی اور بہنین
باپ کی موجودگی مین اور نانی مان
کی موجودگی مین - اس لئے کہ
بیٹا اور پوتا تنہا ہونے کی صورت مین
ارث کے متحد ہونے کی وجہ سے کل
ترکہ کا استحقاق رکھتے ہین اور

جمیع ترکہ بسبب واحد وعدم اتحاد
سبب ارث است ۔

بھائی اور باپ مین صرف اول اور
مان اور نانی مین صرف دوم ۔ لیکن
اخیافی بھائی بہن کا مان کی موجودگی
مین محجوب نہ ہونا اس وجہ سے ہے
کہ مان جمیع ترکہ کی مستحق بجہت واحد
نہین ہو سکتی اور نیز سبب ارث بھی
متحد نہین ہے ۔

دوم حجب نقصان وآن پنج کس راست
زوجین وام وبنت الابن واخت علاتیہ
چنانکہ در حالات ہر یکے بتفصیل گذشت
وحاجب بحجب حرمان ونقصان بالاجماع
ہر دو حجب حاجب دیگرے می شود
بخلاف محروم مثلاً کافر وقاتل ورقیق
نزد علمائے ما حاجب دیگرے نمی شود
بخلاف ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاجب میشود بحجب نقصان ودر روایتی
بحجب حرمان نیز کذا فی فرائض
عالمگیری وشریفی وسراجی وغیرہ
کتب فرائض ۔

دوم حجب نقصان جو پانچ اشخاص کیلئی ہے
ہے زوجین ۔ مان ۔ پوتی اور
سوتیلی بہن جیسا کہ ہر ایک شخص
کے حالات مین تفصیل کے
ساتھہ ذکر کیا گیا ہے ۔ جو شخص
حجب حرمان اور نقصان سے
متاثر ہوتا ہے وہ دونون صورتون
مین دوسرے کا حاجب ہو سکتا ہے
بخلاف شخص محروم کے جیسا کہ
کافر اور قاتل اور رقیق ہمارے
علماء رح کے پاس دوسرے کے
حاجب نہین ہو سکتے ۔ بخلاف
ابن مسعود رض جن کی پاس بحجب نقصان
حاجب ہو سکتے ہین اور دوسری
روایت کی رو سے بحجب حرمان بھی
(دیکھو فرائض عالمگیری وشریفی

دربیان مخارج فروض

مخرج عبارت است از اقل عددی
که از ان آن کسر برآید - و آن فروض
بر دو نوع است اول نصف و ربع
وثمن - دوم ثلثان وثلث وسدس -
پس آن فروض در مسائل فرادی
یافته شود مخرج ہر یکے مسمی آن ست
الا نصف که مخرجش دو است ودر
صورت مختلط از نوع واحد مثلاً
اختلاط نصف با ربع مخرج آن اربعه
است وچون نصف باثمن ثمانیه -
وچون ثلثان باثلث ثلاثه وثلثان یاثلث باسدس
جمع شود سته است - ونصف از نوع
اول باکل یا بعض نوع ثانی مجتمع
شود مخرج آن سته است وباختلاط
ربع از نوع اول باکل یا بعض
نوع ثانی مخرج آن اثنا عشر است
وبصورت اجتماع ثمن از نوع اول
باکل یا بعض از نوع ثانی مخرج آن
اربعة عشرین است - من فتاوی
عالمگیری وغیره کتب فرائض -

وسراجی وغیرہ کتب فرائض)

مخرج سے وہ چھوٹی سی چھوٹی عدد مراد ہے
جس سے وہ کسر نکل سکے - فروض
کے کسور کی دو نوع ہین -- اول
آدہا - چوتہائی - آٹہوان دوم
دو تہائیان - ایک تہائی اور چہٹا -
پس جن مسائل مین اون فروض
مین سے کوی ایک کسر واقع ہو اوسکا
مخرج اوسی کسر کا مسمی ہوگا بجز
نصف کے جسکا مخرج دو ہے - اگر
ایک ہی نوع کے کسور باہم جمع ہون
مثلاً آدہا - چوتہائی کے ساتہہ ہو تو
اوس کا مخرج چار ہوگا اگر آدہا اور
آٹہوان جمع ہو تو اوس کا مخرج آٹہہ
اگر دو تہائی ایک تہائی کے ساتہہ
تو تین اور دو تہائی یا ایک تہائی
اگر سدس کے ساتہہ جمع ہو تو چھہ
مخرج ہوگا - اگر نوع اول سے
نصف نوع ثانی کے کل یا بعض کے
ساتہہ جمع ہو تو اون کا مخرج چھہ ہے
اگر نوع اول سے ربع نوع ثانی کے
کل یا بعض کسور کے ساتہہ جمع ہو تو

دربیان عول

دربیان عول - و آن عبارت است
از ازدیاد مخرج بجزوی از ان
وقتیکه فروض مجتمعه را وفا نکنند
تا نقصان در سهام جمیع ورثا برابر حصه
هر یک باشد و در مخرج از مخارج سبعه
که اثنین وثلاثه و اربعه وثمانیه است
حاجت بعول نمی افتد و در سه مخرج
که سته و اثنا عشر و اربعة عشرین
در بعض صور عول می شود پس سته
تا عشر وتراً و شفعاً عول می شود و اثنا عشر
تا سبعة عشر وتراً عول می شود و اربعة
عشرین تا سبعة عشرین عول می شود
کذا فی عالمگیریه و شریفی -

اوس کا مخرج بارہ ہوگا - اگر
نوع اول سے ثمن نوع ثانی کے کل یا
بعض کسور کے ساتھہ شامل ہو تو
اون کا مخرج ۲۴ ہوگا - (دیکھو
فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب فرائض

عول سے مراد یہہ ہے کہ فروض کے
زاید جمع ہونے کی وجہ سے مخرج
کسی قدر بڑھ جاے اور اوس کی
وجہ سے تمام ورثہ کے سہام مین
ہر ایک کے حصہ کے مناسبت سے
کمی واقع ہو جاے - سات مخارج
مین سے جو ۲ و ۳ و ۴ و ۸ ہے
عول کی ضرورت ہی واقع نہین ہوتی
اور تین مخارج مین سے جو ۶ و ۱۲
و ۲۴ ہے بعض صورتون مین عول
ہوتا ہے یعنی ۶ کا عول ۱۰ تک ہوتا ہے
طاق بہی اور جفت بہی - اور ۱۲ کا
عول ۱۷ تک صرف طاق مین -
اور ۲۴ کا عول ۲۷ تک (دیکھو
فرائض عالمگیریہ و شریفی)

و چہار اصل

کہ عول نمی شوند این است - اصل اول مثلاً اگر میت گزارد زوج و اخ را یا اخت عینیہ یا علاتیہ و زوج را مسئلہ از دو است -

و اصل دوم چون میت گزارد مادر و برادر را یا دو خواہر عینیہ و دو اخیافیہ و یا دو خواہر علاتیہ و دو اخیافیہ را یا دو خواہر عینیہ و برادر علاتی را مسئلہ از سہ می شود

اصل سوم اگر میت گزارد ام و اب و زوجہ را یا ابن و زوج را یا زوجہ و خواہر عینیہ و اخ علاتی را مسئلہ از چہار می شود -

اصل چہارم چون میت گزارد ابن و زوجہ را - یا زوجہ و بنت و اخ عینی یا علاتی را یا زوجہ و بنت و اخت عینیہ یا علاتیہ را مسئلہ از ہشت می شود من فرائض فتاوی عالمگیریہ وشریفی و کنز وقدوری وغیرہ)

و ۳ اصل

کہ عول می شوند این است - اصل اول

وہ چار اصل جن مین عول نہین ہوتا یہہ ہین اول یہہ کہ اگر میت نے ورثہ مین شوہر اور بہائی کو یا سگی بہن یا علاتی بہن اور شوہر کو چہوڑا ہو تو مسئلہ دو سے ہوگا

دوم یہہ کہ میت نے مان اور بہائی کو یا دو سگی بہنین اور دو اخیافی بہنین یا دو علاتی بہنین اور دو اخیافی بہنون کو یا دو سگی بہنین اور علاتی بہائی کو چہوڑا ہو تو مسئلہ ۳ سے ہوگا -

سوم یہہ کہ اگر میت نے مان اور باپ اور زوجہ کو یا بیٹا اور شوہر کو یا زوجہ اور سگی بہن اور علاتی بہائی کو چہوڑا ہو تو مسئلہ چار سے ہوگا

چہارم یہہ کہ میت نے ابن اور زوجہ کو یا زوجہ اور بیٹی اور سگا بہائی یا علاتی بہائی کو یا زوجہ اور بیٹی اور سگی یا سوتیلی بہن کو چہوڑا ہو تو مسئلہ ۸ سے ہوگا - (دیکہو فرائض عالمگیر وشریفی وکنز وقدوری وغیرہ)

تین اصل جن مین عول ہوتا ہے

مثلاً اگر میت گذارد دو خواہر عینیہ
یا علاتیہ و شوہر را یا شوہر و اخت عینیہ
یا علاتیہ و اخیافی را و یا دو اخت عینیہ
و دو اخت اخیافیہ و ام را مسئلہ از شش یا
ہفت می شود - و اگر میت گزارد
دو اخت عینیہ یا علاتیہ و یک اخ اخیافی
و زوج را و یا اخت عینیہ و زوج و
دو اخیافیہ را یا زوج و ام و
دو اخت عینیہ را مسئلہ تا ہشت می شود
و اگر میت گزارد - دو خواہر عینیہ یا علاتیہ
و زوج و دو اخیافیہ را یا زوج و ام
و یک خواہر عینیہ و دو اخیافیہ را
مسئلہ تا نہ می شود -

و اگر میت گزارد - دو خواہر عینیہ یا علاتیہ
و دو اخیافیہ و ام و زوج را مسئلہ تا دہ
می شود عول و این مسئلہ را تشریحہ
نامند -

و اصل دوم مثلاً اگر میت گزارد
دو بنت و زوج و ام را یا زوجہ و ام و اختین عینیہ
یا علاتیہ را یا زوجہ و ام و یک اخت عینیہ یا
علاتیہ را مسئلہ دوازدہ تا سیزدہ می شود

یہہ ہین کہ اول یہہ کہ اگر میت نے
دو سگی یا علاتی بہنین اور شوہر کو
یا شوہر اور سگی یا سوتیلی بہن اور
اخیافی کو یا دو سگی بہنین اور دو اخیافی
اور مان کو چہوڑا ہو تو مسئلہ ۶ یا ۷ سے
ہوگا - اگر میت نے دو سگی بہنین
یا دو سوتیلی بہنین اور ایک اخیافی بہائی
اور زوج کو یا سگی بہن اور شوہر اور
دو اخیافی کو یا شوہر اور مان اور
دو سگی بہنون کو چہوڑا ہو تو مسئلہ
۸ تک ہو سکتا ہے - اگر میت نے
دو سگی بہنون یا دو سوتیلی بہنون اور
شوہر اور دو اخیافی کو یا شوہر اور
مان اور ایک سگی بہن اور دو اخیافی
کو چہوڑا ہو تو مسئلہ ۹ تک ہو سکتا ہے
اگر میت نے دو سگی بہن یا دو سوتیلی بہن
اور دو اخیافی اور مان اور شوہر کو
چہوڑا ہو تو مسئلہ ۱۰ تک عول کر سکتا ہے
جس کو مسئلہ تشریحہ کہتے ہین -
دوم یہہ کہ اگر میت نے دو بنت اور زوج
اور مان کو یا زوجہ اور مان اور
سگی یا سوتیلی بہنون کو یا زوجہ اور
مان اور ایک سگی یا سوتیلی بہن کو

اگر میت گزارد دو اخت عینیہ و
دو اخیافیہ و زوجہ را یا زوجہ و اخت عینیہ
یا علاتیہ و دو اخیافیہ و ام را یا دو اخت عینیہ
یا علاتیہ و یک اخیافیہ و زوجہ و ام را
یا دو اخت عینیہ و یک اخیافیہ و زوجہ
و جدہ را مسئلہ تا پانزدہ می شود ۔

و اگر میت گزارد زوجہ و دو اخت عینیہ
یا علاتیہ و دو اخیافیہ و ام را مسئلہ
تا ہفدہ می شود ۔

و اصل سوم مثلاً اگر میت گزارد زوجہ
و بنتین و ابوین را مسئلہ بست و چہار
تا بست و ہفت می شود ۔ و این مسئلہ
را منبریہ خوانند ۔ کذا فی فتاوی
عالمگیری وغیرہ کتب فرائض ۔

در باب شناختن

نسبت دو عدد چون در تقسیم ترکہ میان
ورثہ کسر ظاہر شود ۔ بے دریافت
نسبت میان دو عدد تقسیم درست
نمی شود و آن بر چہار وجہ است

چھوڑا ہو تو مسئلہ ۱۲ کا ۱۳ تک
عول کرتا ہے ۔

اگر میت نے دو سگی بہن اور دو اخیافی
اور زوجہ کو یا زوجہ اور سگی بہن
یا علاتی بہن اور دو اخیافی اور ماں
کو یا دو سگی یا سوتیلی بہنیں اور ایک
اخیافی اور زوجہ اور ماں کو یا
دو سگی بہنیں اور ایک اخیافیہ اور
زوجہ اور جدہ کو چھوڑا ہو تو
مسئلہ ۱۵ تک ہوتا ہے ۔

اگر میت نے زوجہ دو سگی یا سوتیلی بہنوں
اور دو اخیافی اور ماں کو چھوڑا
ہو تو مسئلہ ۱۷ تک ہوتا ہے

سوم یہ کہ اگر میت نے زوجہ اور
بیٹیاں اور ماں اور باپ کو چھوڑا ہو تو مسئلہ
۲۴ کا ۲۷ تک عول کر جاتا ہے ۔ اس
مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں ۔
(دیکھو فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اگر ورثہ تقسیم ترکہ میں کسر واقع
ہو تو دو عددوں کے باہمی نسبت کو
دریافت کرنے کے بغیر تقسیم کا عمل
صحیح نہیں ہو سکتا ۔ وہ نسبتیں چار ہیں

تماثل و تداخل و توافق و تباین پس
اگر دو عدد متساوی باشند مثل
دو دو و چهار چهار و هشت هشت
و پنج پنج تماثل خوانند و اگر عدد
اقل اکثر عدد را بدفعتین یا بدفعات
فنا نماید تداخل خوانند - و اگر اقل
عدد اکثر عدد را فنا نه نماید بلکه عدد
ثالث غیر واحد هر دو را فنا نماید
توافق نامند - اگر عدد ثالث دو باشد
توافق بالنصف و اگر سه باشد توافق
بالثلث و علی هذا عدد ثالث چهار
یا پنج هر قدر که باشد تعبیر آن عدد
ثالث می کنند مثلاً شش و هشت
باشد تعبیر به توافق بالثلث و اگر
شش و نه باشد توافق بالثلث می نامند
اگر عدد ثالث یک باشد تباین می خوانند
مثلاً چهار و پنج و چهار و نه بدانکه
علمای این فن در اصول ثلثه
نسبت تداخل را در بعض وقت
داخل تماثل حکمی می نمایند اگر
رؤس قلیله و سهام کثیره بوند و
گاهی تداخل را داخل توافق حکمی
می نمایند - وقتیکه رؤس کثیره

تماثل - تداخل - توافق اور تباین
اگر دو عدد بالکل مساوی ہوں تو
جیسا کہ ۲ - و - ۲ - اور ۴ و ۴ -
اور ۸ و ۸ اور ۵ و ۵ تو ان میں نسبت
تماثل کی ہوتی ہے - اگر چھوٹی عدد
بڑی عدد کو دو مرتبہ یا زاید مرتبہ میں
فنا کر سکے تو اوس کو تداخل کہتے ہیں
اگر چھوٹی عدد بڑی عدد کو فنا نہ کر سکے
بلکہ ایک تیسری عدد بجز ایک عدد
کے فنا کر سکے تو اوس کو توافق کہتے ہیں
اگر وہ تیسری عدد ۲ ہو تو توافق
بالنصف - اور اگر ۳ ہو تو توافق
بالثلث - اسی طرح اگر تیسری عدد
۴ یا ۵ یا جو کچھ ہو تو اوس کو
اوسی عدد کے مناسبت سے
موسوم کریں گے - مثلاً ۶ و ۸ ہو تو
اوس کو توافق بالثلث اور اگر ۶ و ۹ ہو تو
توافق بالثلث کہیں گے - اگر تیسری
عدد ۱ ہو تو اوس کو تباین سے
موسوم کریں گے - جیسا کہ ۴ و ۵
اور ۴ و ۹ - واضح ہو کہ اس علم کے
علما اصول ثلثہ میں تداخل کے
نسبت کو بعض وقت تماثل حکمی سے

وسہام قلیلہ باشند۔

ہو سوم کرتے ہین - بشرطیکہ تعداد ورثہ کم اور مقدار سہام زیادہ ہون بعض وقت تداخل کو توافق حکمی مین داخل کرتے ہین بشرطیکہ تعداد ورثہ زیادہ اور مقدار حصص کم ہو -

و در تصحیح ورثہ ہفت اصول اند سہ ازان بلحاظ نسبت ثلاثہ مثل تماثل و توافق وتباین میان سہام و رؤس وچہار ازان بلحاظ نسبت اربعہ یعنی تماثل وتداخل و توافق وتباین بین الرؤس والرؤس - کذا فی فرائض شریفی وعالمگیریہ وکنز وقدوری)

تصحیح ورثہ کے سات اصول ہین - جن مین سے تین بلحاظ نسبت ثلثہ کے ہین جیسا کہ تماثل اور توافق اور تباین کی نسبت تعداد حصص اور تعداد ورثہ کے باہین ہو - اور چار اصول بلحاظ نسبت چارگانہ کے ہین جیسا کہ تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کی نسبت ہو باہین تعداد ورثہ اور تعداد ورثہ کے - (دیکھو فرائض شریفی وعالمگیری وکنز وقدوری)

اصل اول از اصول ثلثہ بین الرؤس والسہام -

مسئلہ وتصحیح از ۸ مثال تماثل حقیقی

اصل اول - منجملہ اصول سہ گانہ باہمی تعداد ورثہ و تعداد حصص

مسئلہ وتصحیح ۸ سے مثال تماثل حقیقی

زوجہ	۷ ابن	تماثل حقیقی
۱	۷	

زوجہ	۷ - ابن	تماثل حقیقی
۱	۷	

بسبب تماثل حقیقی حاجت بضرب نیفتاد	تماثل حقیقی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت ہی واقع نہین ہوی -
مسئلہ و تصحیح از ۶ مثال تماثل حکمی	مسئلہ و تصحیح ۶ سے - مثال تماثل حکمی
اب ام بنتین تماثل حکمی ۱ ۱ ۴ بسبب تماثل حکمی حاجت بہ ضرب نہ گردید	باپ ماں دو بیٹیاں تماثل حکمی ۱ ۱ ۴ تماثل حکمی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت واقع نہین ہوی -
اصل دوم - از اصول ثلاثہ بین الروس والسہام - مسئلہ ۶ تصحیح از ۳۰ مثال توافق حقیقی غیر عائلہ	اصل دوم - منجملہ اصول ۳ گانہ باہمی رؤس و سہام - مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰ سے مثال توافق حقیقی جس مین عول نہین ہے
اب ام ۱۰ بنات توافق حقیقی بالنصف ۱ ۱ ۴ ۵ ۵ ۲۰ بسبب توافق حقیقی حاجت بضرب افتاد	باپ ماں ۱۰ بیٹیاں توافق حقیقی بالنصف ۱ ۱ ۴ ۵ ۵ ۲۰ توافق حقیقی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت واقع ہوی -
مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۴۵ مثال توافق حقیقی	مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۴۵ مثال توافق حقیقی جس مین عول ہے -
زوج ابوین شش بنات توافق حقیقی بالنصف ۳ ۴ ۸ ۹ ۱۲ ۲۴ بسبب توافق حقیقی در عائلہ حاجت بضرب افتاد	شوہر ماں باپ ۶ بیٹیاں توافق حقیقی بالنصف ۳ ۴ ۸ ۹ ۱۲ ۲۴ توافق حقیقی کی وجہ سے عول مین ضرب کی ضرورت واقع ہوی -

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ توافق حکمی غیر عائلہ

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ توافق حکمی جس مین عول نہین ہے

ابوین ۸ بنات توافق حکمی بالربع
۲ ۴
۴ ۸
بسبب توافق حکمی بضرب ۲ در آورده گردید
مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۳۰ توافق عائلہ

مان باپ ۸ بیٹیان توافق حکمی بالربع
۲ ۴
۴ ۸
توافق حکمی کی وجہ سے ضرب مین بارہ ہو گئے
مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۳۰ توافق حکمی جس مین عول ہے

زوج ابوین ۱۶ بنات توافق حکمی بثمن
۳ ۴ ۸
۶ ۸ ۱۶
بسبب توافق حکمی بضرب ۲ در مسئلہ ۳۰ شد

اصل سوم از اصول ثلاثہ بین الرؤس والسہام -
مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ غیر عائلہ نسبت تباین -

زوج مان باپ ۱۶ بیٹیان توافق حکمی بہ ثمن
۳ ۴ ۸
۶ ۸ ۱۶
توافق حکمی کی وجہ سے ۲ کے ساتھ ضرب دینے سے ۳۰ ہو گئے -

اصل سوم - منجملہ اصول ثلاثہ باہمی رؤس وسہام -
مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ مثال تباین جس مین عول نہین ہے

زوج جدہ ۳ اخوات اخیافیہ تباین
۳ ۱ ۲
۹ ۳ ۶
بسبب تباین اعداد اخیافیہ در مسئلہ ضرب گردید -
مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۳۵ نسبت تباین

شوہر جدہ تین اخیافی بہنین تباین
۳ ۱ ۲
۹ ۳ ۶
تباین کی وجہ سے اعداد اخیافیہ کو مسئلہ مین ضرب دیا گیا -
مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۳۵ مثال تباین جس مین عول ہے

زوج ۵ اخوات عینیہ یا علاتیہ نسبت تباین
۳ ۴
۱۵ ۲۰

زوج ۵ سگی یا سوتیلی بہنین تباین
۳ ۴
۱۵ ۲۰

بسبب تباین اعداد اخوات در مسئلہ عائلہ ۳۵ شد۔

تباین کی وجہ سے اعداد اخوات کو عول مین ضرب دے کر ۳۵ کیا گیا۔

اما ضابطہ نسبت اربعہ بین الرؤس والرؤس اینست کہ اولاً در سہام و رؤس ہر طائفہ از طائفتین یا اکثر کہ منکسر السہام اند نظر کنند۔ اگر توافق است حقیقی یا حکمی وفق رؤس را گیرند اگر تباین است جمیع را محفوظ دارند ثانیاً ملاحظہ نمایند کہ مابین محفوظ رؤس از نسبت اربعہ کدام نسبت است بدان موجب عمل کنند مثلاً اگر تماثل است عدد رؤس یک فریق و اگر تداخل است اکثر عدد رؤس فریق۔ اگر توافق است وفق یکے را در دیگرے و اگر تباین است کل عدد رؤس یکے را در دیگرے ضرب کردہ مبلغ را در مسئلہ ضرب کنند بہ تفصیلیکہ در اصول اربعہ می آید۔ کذا فی فرائض عالمگیریہ وغیرہ

لیکن بین الروس والروس نسبت ہائے اربعہ کا ضابطہ یہہ ہے کہ اولاً ایک یا زیادہ منکسر السہام طائفہ کے سہام اور رؤس پر نظر ڈالین۔ اگر توافق حقیقی یا حکمی ہو تو رؤس کے وفق کو۔ اگر تباین ہو تو سب کو علیحدہ محفوظ رکھین اور اوس کے بعد دیکھین کہ رؤس محفوظ کے باہم منجملہ نسبت ہائے اربعہ کے کون سی نسبت ہے۔ بہرحال جو نسبت ہو اوس کے مطابق عمل کرین۔ مثلاً تماثل ہے تو ایک فریق کے عدد رؤس کو۔ اگر تداخل ہو تو رؤس کے بڑی عدد کو۔ اگر توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے مین۔ اگر تباین ہو تو ایک کے کل عدد رؤس کو دوسرے مین ضرب دے کر حاصل ضرب کو مسئلہ مین ضرب دین جیسا کہ اصول اربعہ مین تفصیل کی گئی ہے۔ (دیکھو فرائض عالمگیری وغیرہ)

اصل اول۔ از اصول اربعہ بین الرؤس والرؤس۔

اصل اول۔ منجملہ اصول اربعہ کے مابین رؤس بالرؤس۔

مسئلہ از ۶ بسبب تماثل حقیقی در اعداد رؤس ہر سہ فریق تصحیح از ۱۸ مسئلہ غیر عائلہ ـ

مسئلہ ۶ سے ـ تینون فریق کے اعداد رؤس مین تماثل حقیقی کی وجہ سے تصحیح ۱۸ سے ہوی ـ مسئلہ جسمین عول نہین ہے

۶
۳ اعمام ۳ جدات ۶ بنات
۱ ۱ ۴
۳ ۳ ۱۲

بسبب تماثل حقیقی میان رؤس والرؤس عدد یک فریق را در مسئلہ ضرب کردہ شد ازان استقامت ہر واحد ہر فریق درست شد ـ

۶
۳ اعمام ۳ جدات ۶ بنات
۱ ۱ ۴
۳ ۳ ۱۲

مابین رؤس والرؤس تماثل حقیقی ہونے کی وجہ سے ایک فریق کی عدد کو مسئلہ مین ضرب دیا گیا جس سے ہر فریق کے ہر ایک فرد کا حصہ مستقل طور پر قایم ہو گیا ـ

مسئلہ ۶ عول ۷ بسبب تماثل حقیقی بین الرؤس ہر سہ فریق تصحیح از ۲۱ مسئلہ عائلہ

مسئلہ ۶ عول ۷ ـ ہر ایک فریق کے رؤس کے مابین تماثل حقیقی ہونے کی وجہ سے تصحیح ۲۱ سے کیگئی ـ مسئلہ عائلہ

۶ اخوات اعیانیہ ۳ جدات ۲-۱ اخوات اخیافیہ
۴ ۱ ۲
۱۲ ۳ ۶

بسبب تماثل حقیقی بین الرؤس ہر سہ فریق عدد رؤس یک فریق را در مسئلہ عائلہ ضرب کنند ہر واحد ہر فریق را بلا کسر درست میشود ـ

۶ سگی بہنین ۳ جدات ۲ اخیافی بہنین
۴ ۱ ۲
۱۲ ۳ ۶

تینون فریق کے بین الرؤس مین تماثل حقیقی ہونے کی وجہ سے ایک فریق کے عدد رؤس کو عول مسئلہ مین ضرب دیا گیا جس سے ہر فریق کے ہر ایک شخص کو بغیر کسر کے حصہ مل گیا ـ

اصل دوم - بین الرؤس والرؤس
من اصول الاربعه -
مسئله ۱۲ مضروب ۱۲ بسبب تداخل
بین الرؤس والرؤس تصحیح از ۱۴۴
غیر عائله

۴ زوجات	۱۲ اعمام	۳ جده
۳	۷	۲
۳۶	۸۴	۲۴

بسبب تداخل بین الرؤس والرؤس
اعداد هر سه فریق اکثر عدد اعمام که
۱۲ است در اصل مسئله ضرب کرده شد
ازان هر واحد هر فریق را درست می‌آید

مسئله ۱۲ عائله ۱۳ مضروب ۶ تصحیح ۷۸

۲ زوجات	۱۲ جدات	۳ اخوات اعیانیه
۳	۱	۸
۱۸	۱۲	۴۸

بسبب تداخل حقیقی بین الرؤس والرؤس
هر سه فریق اکثر عدد که شش است در مسئله
عائله ضرب کرده شد ازان به هر واحد

اصل دوم - منجملہ اصول اربعہ کے
بین الرؤس والرؤس -
مسئلہ ۱۲ مضروب ۱۲ بسبب تداخل
بین الرؤس والرؤس تصحیح ۱۴۴ سے
مسئلہ غیر عائلہ -

۴ زوجات	۱۲ اعمام	۳ جدہ
۳	۷	۲
۳۶	۸۴	۲۴

بین الرؤس والرؤس تداخل ہونے
کی وجہ سے تینون فریق کی سب سے
بڑی عدد اعمام کو جو ۱۲ ہے اصل مسئلہ
مین ضرب دیا گیا جس سے ہر ایک فریق
کے ہر ایک شخص کا حصہ صحیح ہوگیا -
مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۶ تصحیح ۷۸

۲ زوجات	۱۲ جدات	۳ سگی بہنین
۳	۱	۸
۱۸	۱۲	۴۸

تینون فریق کے بین الرؤس والرؤس
تداخل حقیقی ہونے کی وجہ سے سب سے
بڑی عدد جو ۶ ہے عول مسئلہ مین

از ہر ۳ فریق بے کسر درست شد

اصل سوم - از اصول اربعہ بین الرؤس والرؤس -

مسئلہ ۲۴ مضروب بسبب توافق بین الرؤس ہر چہار فریق ۱۸۰ اشد تصحیح از ۴۳۲۰ گردید -

مباین	مباین	مباین	موافق بالنصف
۴ زوجات	۶ اعمام	۱۵ جدات	۱۸ بنات
۳	۱	۴	۱۶
۵۴۰	۱۸۰	۷۲۰	۲۸۸۰

میان ۴ و ۶ توافق بالنصف است پس نصف یکے در دیگرے ۱۲ شد - میان ۱۲ و ۱۵ توافق بالثلث است ثلث یکے در دیگرے ۶۰ شد - میان ۶۰ و ۹ توافق بالثلث است ثلث یکے در دیگرے ۱۸۰ شد ہمین مضروب در اصل مسئلہ ۴۳۲۰ گردید بر ہمہ فریق و ہر واحد راست آید -

ضرب دی گئی جس سے ہر ایک فریق کے ہر ایک فرد کو بغیر کسر کے حصہ مل گیا۔

اصل سوم - منجملہ اصول اربعہ کے بین الرؤس والرؤس -

مسئلہ ۲۴ - ہر چار فریق کے بین الرؤس توافق ہونے کی وجہ سے ۱۸۰ سے ضرب دیا گیا تو تصحیح ۴۳۲۰ سے ہوئی

مباین	مباین	مباین	موافق بالنصف
۴ زوجات	۶ اعمام	۱۵ جدات	۱۸ بنات
۳	۱	۴	۱۶
۵۴۰	۱۸۰	۷۲۰	۲۸۸۰

۴ و ۶ کے مابین توافق بالنصف ہے اس لئے ایک کا نصف دوسرے مین ضرب دیا تو ۱۲ ہوئے اور ۱۲ و ۱۵ کے باہم توافق بالثلث ہے۔ پس ایک کا ثلث دوسرے سے مضروب ہو کر ۶۰ ہوئے اور مابین ۶۰ و ۹ کے توافق بالثلث ہے لہذا ایک کا ثلث دوسرے مین ضرب دیا گیا تو ۱۸۰ ہوئے اور اس حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب دیا تو ۴۳۲۰ ہوئے جو سب کے لئے مکتفی ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۳۶ تصحیح ۴۶۸

۹ اخوات عینی ۱۲ جدہ ۴ زوجات

۸ ۲ ۳

۲۸۸ ۷۲ ۱۰۸

میان اعداد رؤس محفوظ ۹ و ۶ توافق
بالثلث است پس ثلث یکے در دیگرے
ضرب کردند ۱۸ شد میان ۱۸ و ۴
توافق بالنصف است پس نصف ۴
کہ ۲ است در ۱۸ ضرب کردند ۳۶ شد
انرا در عول مسئلہ ضرب کردند ۴۶۸ شد

اصل چہارم - از اصول اربعہ بین الرؤس
والرؤس -
مسئلہ از ۴۲ مضروب ۱۲۰ تصحیح ۵۰۴۰
میشود غیر عائلہ

۲ زوجہ ۷ اعمام ۶ جدہ ۱۰ ابنات

۳ ۱ ۴ ۱۶

۶۳۰ ۲۱۰ ۴۸۰ ۳۳۶۰

پس میان اعداد رؤس ہر چہار فریق
تباین یعنی ۲ و ۷ و ۳ و ۵ پس یکے
را در دیگر و حاصل را در ثالث و مجموعہ را

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۳۶ تصحیح ۴۶۸

۹ سگی بہنین ۱۲ جدہ ۴ زوجات

۸ ۲ ۳

۲۸۸ ۷۲ ۱۰۸

اعداد رؤس محفوظ ۹ و ۶ مین توافق
بالثلث ہے - پس ایک کے ثلث کو
دوسرے مین ضرب دین تو ۱۸ ہوتے ہین
اور ۱۸ و ۴ کے مابین توافق بالنصف
ہے اس لئے ۴ کا نصف جو ۲ ہے
۱۸ مین ضرب دیا گیا تو ۳۶ ہوے
جس کو عول مین ضرب دیا تو ۴۶۸ ہو

اصل چہارم - اصول اربعہ کے
منجملہ بین الرؤس والرؤس -
مسئلہ ۴۲ مضروب ۱۲۰ تصحیح ۵۰۴۰
مسئلہ جس مین عول نہین ہے -

۲ زوجہ ۷ اعمام ۶ جدہ ۱۰ بنات

۳ ۱ ۴ ۱۶

۶۳۰ ۲۱۰ ۴۸۰ ۳۳۶۰

چونکہ ہر چہار فریق کے اعداد رؤس
مین یعنی ۲ و ۷ و ۳ و ۵ مین تباین ہے
اس لئے ایک کو دوسرے مین اور

در رابع ومبلغ را در مسئلہ حاصل ضرب یعنی تصحیح ۵۰۴۰ گردید۔

حاصل ضرب کو تیسرے مین اور اوس کے مجموعہ کو چوتھے مین اور اوس کے نتیجہ ضرب کو مسئلہ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب یعنی تصحیح ۵۰۴۰ سے ہوی۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷ مضروب ۲۱۰ تصحیح ۳۵۷۰ شد

تباین	تباین	تباین	تباین
۲ زوجات	۳ جدات	۷ اخت اعیانی	۵ اخت اخیافیہ
۳	۲	۸	۴
۶۳۰	۴۲۰	۱۶۸۰	۸۴۰

پس بین الرؤس والسہام ہم تباین ومیان رؤس والرؤس ہم تباین یکے را در دیگرے ضرب کردند حاصل را در ثالث ومجمع را در رابع ومبلغ را در عول مسئلہ ضرب کردند۔ تصحیح ۳۵۷۰ گردید بر ہمہ ورثہ راست می آید۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷ مضروب ۲۱۰ تصحیح ۳۵۷۰

تباین	تباین	تباین	تباین
۲ زوجات	۳ جدات	۷ سگی بہین	۵ اخیافی بہنین
۳	۲	۸	۴
۶۳۰	۴۲۰	۱۶۸۰	۸۴۰

چونکہ بین الرؤس والسہام اور نیز با بین رؤس والرؤس کے تباین ہے اس لئے ایک کو دوسرے مین اور پہر تیسرے اور چوتھے مین کیے بعد دیگرے ضرب دیکر حاصل ضرب کو عول مین ضرب دیا گیا تو تصحیحًا ۳۵۷۰ ہوے جو سب ورثہ کیلئے مکتفی ہوتا ہے۔

طریق معرفت۔ نصیب ہر واحد وہر فریق از مبلغ تصحیح آنست کہ آن چیکہ ہر واحد وہر فریق را از مسئلہ رسیدہ آن را در مضروب آن مسئلہ

اگر یہہ دریافت کرنا منظور ہو کہ مبلغ تصحیح سے ہر فریق اور ہر ایک شخص کا حصہ کس قدر ہے تو اوس کے دو طریق ہین ایک یہہ کہ ہر فریق اور ہر ایک شخص

ضرب سازند تا حاصل ضرب نصیب
هر یکے از تصحیح باشد - طریق دیگر
اگر نصیب هر فریق را از اصل مسئله که رسیده
بر رؤس شان تقسیم نمایند و خارج قسمت
را در مضروب مسئله ضرب سازند -
یا مضروب مسئله را بر رؤس هر فریق
تقسیم ساخته خارج قسمت را در نصیب
آن فریق ضرب کنند در هر دو صورت
همان نصیب هر واحد شد - کذا فی
فرائض عالمگیری و شریفي وغیره
کتب فرائض -

کو مسئلہ سے جس قدر پہونچا ہے
اوس کو مضروب مسئلہ مین ضرب دین
تو حاصل ضرب منجملہ تصحیح کے ہر ایک کا
حصہ ہوگا - دوسرا یہہ کہ ہر ایک فریق
کو اصل مسئلہ سے جس قدر پہونچا ہے
اوس کو اوس کے عدد روس پر
تقسیم کر دین - اور خارج قسمت کو
مضروب مسئلہ مین ضرب دین یا
مضروب مسئلہ کو ہر فریق کے تعداد
رؤس پر تقسیم کر کے خارج قسمت کو
اوس فریق کے حصہ مین ضرب دین
دونون صورتون مین جو نتیجہ بر آمد
ہوگا وہ ہر واحد کا حصہ ہوگا -
(دیکھو فرائض عالمگیری اور شریفي
وغیرہ کتب فرائض)

در بیان تقسیم ترکه میان ورثه وغرما

اگر میان ترکه و تصحیح مماثلت حقیقی بود
یا حکمی حکم آن ظاهر است - اگر تباین
بود پس سهام هر وارث که از تصحیح
رسیده در جمیع ترکه ضرب شود
حاصل ضرب را بر تصحیح قسمت نمایند
هر چه خارج قسمت شود نصیب آن

مابین ورثہ اور غرما تقسیم ترکہ کے بیان مین

اگر ترکہ اور تصحیح مسئلہ مین
مماثلت حقیقی ہو یا حکمی تو اوس کا حکم
ظاہر ہے - اگر تباین ہو تو ہر وارث
کے سہام کو جو تصحیح سے پہونچے ہین
کل ترکہ مین ضرب دیا جاوے اور
حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیا جائے

وارث باشد - و در صورت
توافق نصیب هر یکے را در وفق ترکه
ضرب کرده بر وفق تصحیح منقسم سازند -
اما در تقسیم ترکه میان غرمائے دین
هر واحد را بمنزله سهم هر وارث
و مجموع دیون را بمنزله تصحیح فرض
نمایند بطریقے که در تقسیم بین الورثه
گذشت - من فرائض شریفی -

جو کچهه خارج قسمت هوده اوس وارث
کا حصه هوگا - اگر توافق هو تو هر ایک کے
سهام حاصله کو وفق ترکه مین ضرب
دیکر وفق تصحیح پر تقسیم کر دین - لیکن غرما
کے مابین تقسیم ترکه مین هر ایک کے
دین کو هر وارث کے سهام کی جگه
فرض کرلین اور مجموع دین کو بمنزله تصحیح
کے تصور کرلین جیسا که تقسیم بین الورثه
کے باب مین بیان کیا گیا هے -
(دیکهو فرائض شریفی)

در بیان تخارج و آن اینست که شخصے
بر قدر معلوم از ترکه که برائے اوست
چیزے از ترکه گرفته صلح نماید یا حصه خود
را در دینیکه بذمه اوست دهد در هر
دو صورت مسئله را مع آن شخص تصحیح
نموده حصه او را از تصحیح انداخته باقی
ورثه القدر حصه هر یک تقسیم نموده
بعد حصه صلح کننده را بموجب ضابطه
رد علی قدر سهام ورثه تقسیم نمایند -
من شریفی وغیره -

تخارج کے بیان مین - وه یهه هے
که کوئی شخص مقدار معین پر جو ترکه
سے اوس کے لئے مقرر هے
کوئی چیز ترکه میت سے لیکر صلح کرے
یا اپنے حصه کو اپنے قرضگی دین مین
دیدے - هر دو صورت مین مسئله کی
تصحیح اوس شخص کی شرکت کے
ساتهه کرنی چاهیئے اور اوس کے
حصه کو چهوڑکر دوسرے ورثه مین
ترکه کی تقسیم کردینی چاهیئے اور اوس
صلح کننده کے حصه کو ضابطه رد
کے مطابق بقدر سهام ورثه تقسیم

کر دینا چاہئے (دیکھو شریفی وغیرہ)

در بیان رد - رد ضد عول است
آنچیکہ بعد ایفائے سہام ذوی الفروض
باقی ماند و کسے از عصبات نبود آن باقی
را بر اصحاب فرائض نسبی رد نمائند
بقدر حقوق آن ہا ہمین است مذہب
جمہور صحابہ رض و مختار امامنا ابی حنیفہ و
صاحبیہ رضی اللہ تعالی عنہم - و نزد
زید بن ثابت رض بر ہیچ یکے رد نکردہ بیت المال
رسانند برین است فتوی شافعی و مالک رح

رد عول کا ضد ہے - ذوی الفروض
کو اون کے سہام کی ادای کے بعد
کچھہ باقی رہے اور عصبات سے
کوی نہ ہو تو اوس باقی کو اصحاب فرائض
نسبی پر اون کے حقوق حاصلہ کے
مناسبت سے رد کرنا چاہئے -
جمہور صحابہ رض کا مذہب اور ہمارے
امام ابی حنیفہ رح اور صاحبین رح کا اختیار
کیا ہوا مسلک یہی ہے - مگر زید بن ثابت رض
کے نزدیک کسی ایک پر بھی رد نہ کر
کے اوس باقی کو بیت المال مین داخل
کر دینا چاہئے - اسی پر شافعی اور
مالک رح کا فتوی ہے -

اصول ردیہ چہار است اول آنکہ
صنف واحد از من یرد علیہ بود با او
احدے از زوجین نباشد چون بنتین
یا اختین یا جدتین باشد درین صور
اگرچہ اصل مسئلہ از سہ یا شش
است لیکن بوجہ توافق عدد رؤس
شان مسئلہ ردیہ از دو میکنند

رد کے چار اصول ہین - اول یہہ
کہ ذوی الفروض نسبی مین سے
کوی ایک ہو اور اوس کے ساتھہ
ذوی الفروض سببی مین سے کوی نہ
ہو مثلاً بیٹیان یا بہنین یا نانی یا دادی
ہو تو ان تمام صورتون مین اگرچہ
اصل مسئلہ ۳ یا ۶ سے ہوگا لیکن

دوم - اینکہ دو صنف از من یرد علیہ
باشند و با آنان احدے از زوجین
نباشد درین صورت مسئلہ از
مجموع سہام شان نمائند چون جدہ
واخت اخیافیہ کہ درآن سدسین مجتمع
است مسئلہ ردیہ از دو لود و ام
و اولاد ام کہ دران سدس وثلث
است مسئلہ ردیہ از ۳ باشد و در
اختلاط نصف و سدس چون بنت و ام
مسئلہ ردیہ از چہار - و در ثلثان
و سدس مثل بنتین و ام و نصف
و سدسان مانند بنت و بنت الابن
و ام و نصف و ثلث چون اخت عینیہ
و اختین اخیافیہ مسئلہ ردیہ از پنج
می شود و علیٰ ہذا القیاس پس
درین ہمہ صور اگر سہام بر عدد رؤس
مستقیم ست فبہا و الا از ہفت اصول
تصحیح تصحیح نمایند مگر اینجا عدد رؤس
را در مسئلہ ردیہ ضرب سازند
چنانچہ آنجا در مسئلہ یا در عول آن
ضرب می ساختند -

تعداد ورثہ کے توافق کا اعتبار کرکے
مسئلہ ردیہ دو سے کیا جائیگا -
دوم یہہ کہ ذوی الفروض نسبی سے
دو مختلف ورثہ ہون اور اون کے
ساتھہ کوی ذی فرض سببی نہ ہو تو
اس صورت مین اون کے مجموع سہام
ہی کو مسئلہ قرار دیدینا چاہیئے
جیسا کہ جدہ اور اخت اخیافیہ جن کا
حصہ ایک ایک سدس ہے مسئلہ
ردیہ دو سے کیا جائیگا - اگر مان
اور اخیافیان ہون تو سدس
اور ثلث ہونے کی وجہ سے مسئلہ
ردیہ تین سے کیا جائیگا - اگر نصف
اور سدس جمع ہون جیسا کہ بیٹی
اور مان تو مسئلہ ردیہ ۴ سے -
اور اگر ثلثان اور سدس مثل
دختران و مادر یا نصف اور دو سدس
جیسی بیٹی اور پوتی اور مان یا نصف
و ثلث مثلاً سگی بہن اور اخیافی بہنین
ہون تو مسئلہ ردیہ ۵ سے ہوگا -
اور اسی طرح دوسرے مسائل مین
پس ان تمام صورتون مین اگر سہام
عدد رؤس پر برابر ہوجائین تو بہتر ہے

سوم - آنکہ با جنس واحد از من یرد علیہ احدی الزوجین باشد درین صورت مسئلہ از اول مخارج فرض احدی الزوجین گردانند و بعد ایفاے فرض وے باقی را برمن یرد علیہ قسمت کنند پس اگر باقی بر عدد روس شان مستقیم است فبہا والا اگر در سہام و روس من یرد علیہم نسبت توافق بود - وفق روس را در مسئلہ ردیہ ضرب سازند و اگر تباین است جمیع عدد روس را در مسئلہ ردیہ ضرب نمایند -

چہارم - آنکہ دو جنس از من یرد علیہ با احدی الزوجین باشند درین صورت مسئلہ از اقل مخارج فرض احدی الزوجین سازند و باقی از فرض احدی الزوجین برمن یرد علیہا تقسیم نمایند

ورنہ تصحیح کے اصول ہفت گانہ کے مطابق تصحیح کا عمل کیا جائے -
مگر یہان عدد روس کو مسئلہ ردیہ مین ضرب دین جیسا کہ مسئلہ مین یا اوس کے عول مین ضرب دیتے ہین -

سوم یہہ کہ ذوی الفروض نسبی کے ساتہہ احد الزوجین بہی ہو تو اولا احد الزوجین کے حصہ فرض کے لحاظ سے مسئلہ کرکے اوس کا حصہ ادا کردین اور باقی کو ذوی الفروض نسبی پر تقسیم کرین - اگر باقی اون اشخاص کی تعداد پہ برابر تقسیم ہوجاے تو بہتر ورنہ اون کے سہام مین اور روس مین توافق کی نسبت ہو تو وفق روس کو مسئلہ ردیہ مین ضرب دین - اگر تباین کی نسبت ہے تو جملہ عدد روس کو مسئلہ ردیہ مین ضرب دین -

چہارم یہہ کہ ذوی الفروض نسبی کے دو مختلف فروض کے اشخاص احد الزوجین کے ساتہہ ہون تو مسئلہ احد الزوجین کے اقل مخرج فرض

پس اگر باقی بر آنها مستقیم است فہو
المراد چون زوجه و چہار جده و شش
اخوات اخیافیه مسئله از دوازده
ورد بسوے چہار است و یک بعد
نصیب زوجه سہ که باقی است بر
جنسین منقسم است دارد - اما بسبب
عدم استقامت بر احاد ایشان تصحیح
از چہل وہشت می شود والا جمیع مسئله
من یرد علیه را بجہت عدم وجدان
نسبت توافق بالاستقراء در مسئله
رد بیه ضرب کنند مثل چہار زوجه و شش
جده و نه بنات مسئله از بست و چہار است
ورد بسوے ہشت - چونکه باقی از فرض
زوجات بر جنسین مستقیم نیست بلکه امسئله
من یرد علیه که بسبب اجتماع سدس
وثلثین از پنج است مباینت دارد
لہذا بضرب پنج در ہشت تصحیح طوائف
از چہل گردید - وبسبب عدم استقامت
بر احاد در چہار رؤس زوجات و
شش رؤس جدات موافقت
بالنصف است . نصف چہار که دو است
در شش ضرب کرده شد دوازده
شد حاصل را در وفق نه که رؤس

کے مطابق قرار دیکر احد از وجین
کا حصه ادا کردین اور باقی کو
ذوی الفروض نسبی پر تقسیم کرین
اگر وہ برابر تقسیم ہو جاتے تو بہتر ہے
جیساکہ زوجه اور ۴ جده اور
۶ اخیافی بہنین تو مسئله باغراض
رد ۱۲ سے ۴ ہوگا جس مین سے
ایک زوجه کو اور باقی کے ۳
دوسرون کے لیے کافی ہو جاتے ہین
اگر اس نظر سے که ہر فرد واحد
پر بلاکسر کے تقسیم نہین ہو سکتی ہے
تصحیح ۴۸ سے کی جا سکتی ہے - ورنه
ذوی الفروض نسبی کے کل مسئله کو نسبت
توافق کے نہونے کی صورت مین مسئله
رد مین ضرب دین جیسے ۴ زوجات ۶ جده
اور ۹ بنات مسئله جو ۲۴ سے
ہو سکتا ہے باغراض رد ۸ سے
ہوگا - چونکه حصه زوجات کے
تہائی کے بعد حصه باقی دوسرے
دو قسم کے ورثه پر برابر تقسیم
نہین ہو سکتا بلکه ان ذوی الفروض
نسبی کے مسئله سے بسبب اجتماع
سدس اور ثلثان کے ۵ کے ساتھ

بنات است بسبب توافق بالثلث
در ۳ ضرب ساختہ شد سی وشش ۳۶
شد حاصل ضرب را در چہل کہ تصحیح
فریق بود ضرب کردند یکہزار وچہار
صد وچہل شد ازان برا حاد ہر فریق
راست می آید ۔ کذا فی فرائض
شریفی وعالمگیری وغیرہ کتب فرائض

مباینت رکھتا ہے اس لئے ۵ کو
۸ مین ضرب دیکر ۴۰ سے تصحیح کی گئی ۔
اور زوجات کی ۴ رؤس اور جدات
کی ۶ رؤس پر برابر تقسیم نہ ہونے کی
وجہ سے اون مین نسبت توافق بالنصف
کی ہے ۴ کے نصف ۲ کو ۶ مین
ضرب کیا گیا تو ۱۲ حاصل ہوسے
جن کو ۹ کے وفق مین جو رؤس
بنات ہے بسبب توافق بالثلث کے
۳ مین ضرب دیکر ۳۶ کئے گئے اور
اوس کو ۴۰ مین جو فریق کی تصحیح ہے
ضرب دین تو ۱۴۴۰ حاصل ہونگے
جس سے ہر فریق کے ہر ایک شخص کا
حصہ برابر نکل آئیگا ۔ (دیکھو فرائض
شریفی وعالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اصل اول ۔ از اصول ردیہ اگر
صنف واحد از من یرد علیہ بود
وباوے احدی الزوجین نباشد
مسئلہ ردیہ موافق عدد رؤس
شان نمایند بدین صورت ۔

اصول ردیہ کی اصل اول ۔
اگر ذوی الفروض نسبی کی ایک صنف
ہو اور اوس کے ساتھ احد الزوجین
نہ ہو تو مسئلہ ردیہ کو عدد رؤس کے
موافق تجویز کرین جیسا کہ

اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲ — اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲

یا اختین	بنتین
۲	۲

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲

یا جدتین
۲

بسبب بودن فریق واحد از من یرد علیہ و نبودن باوے احد الزوجین مسئلہ ردیہ موافق عدد رؤس من یرد علیہ نمودہ شد ۔

اصل دوم ۔ دو صنف یا سہ از من یرد علیہ بود با آنان احد الزوجین نبود درین صورت مسئلہ از مجموع سہام شان نمایند بدین صورت ۔

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲ — اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۳

اولاد ام	ام	اخت اخیافیہ	جدہ
۲	۱	۱	۱

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ — اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

ام	بنتین	ام	بنت
۱	۴	۱	۳

اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲ — اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲

اختین	بنتین
۲	۲

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲

جدتین
۲

چونکہ رد پانے والا فریق واحد ہے اور احد الزوجین ساتھ نہین ہین اس لئے رد پانے والے فریق کے عدد رؤس کے موافق مسئلہ ردیہ تجویز کیا گیا ۔

اصل دوم ۔ رد پانے والے فریق دو یا تین ہون اور اون کے ساتھ احد الزوجین نہ ہو تو مسئلہ اون لوگون کے مجموع سہام کے مطابق تجویز کیا جاے ۔ جیسا کہ

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲ — اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۳

اولاد ام	ام	اخت اخیافیہ	جدہ
۲	۱	۱	۱

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ — اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

ام	بنتین	ام	بنت
۱	۴	۱	۳

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت بنت الابن ام اخت عینیہ اختین اخیافیہ
۳ ۱ ۱ ۳ ۲
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ تصحیح ۱۶

بنتین ۴ بنات الابن
۳ ۱
۱۲ ۴

و یک بر چہار بنات الابن استقامت ندارد و درمیان عدد رؤس و سہام تبائن ضرب نمودہ شد ۱۶ گردید ۱۲ بہ بنت و چہار بہ بنات الابن رسید

اصل سوم۔ اگر با جنس واحد من یرد علیہ احدی الزوجین باشد درین صورت مسئلہ از اقل مخارج فرض احدی الزوجین گردانند بعد عطاے فرض احدی الزوجین باقی را بر من یرد علیہ قسمت نمائند اگر آن باقی بر عدد رؤس شان مستقیم است فبہا والا موافق نسبت توافق و تبائن بین الرؤس و السہام من یرد علیہم عمل نمائند موافق اصول سبعہ۔

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت بنت الابن ام اخت عینیہ اختین اخیافیہ
۳ ۱ ۱ ۳ ۲
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ تصحیح ۱۶

بنتین ۴ بنات الابن
۳ ۱
۱۲ ۴

چونکہ ایک کی تقسیم چار پر نہین ہوسکتی اور مابین ۱ و ۴ کے تبائن ہے لہذا ۴ کو ضرب دیا تو ۱۶ ہوے جس مین ۱۲ بنات کو اور ۴ بنات الابن کو دیئے گئے۔

اصل سوم۔ اگر رد پانے والے جنس واحد کے ساتھہ احد الزوجین بھی ہو تو مسئلہ اقل مخرج فرض احد الزوجین کے مطابق تجویز کر کے احد الزوجین کا حصہ فرض دیکر باقی کو رد پانے والے اشخاص پر تقسیم کر دیا جاے۔ اگر باقی اون کے عدد رؤس پر برابر ہوجاے فبہا ورنہ رد پانے والے اشخاص کے رؤس اور سہام کی باہمی نسبت توافق و تبائن کے لحاظ سے مطابق

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تماثل حقیقی

زوج	۳ بنات
۱	۳

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۸

زوج	۶ بنات توافق بالثلث حکمی
۱	۳
۲	۶

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۲۰

زوج تباین	۵ بنات
۱	۳
۵	۱۵

بسبب بودن احدی الزوجین با من یرد علیہ مسئلہ ردیہ از اقل مخرج احدی الزوجین نمودہ شد۔

اصل چہارم۔ دو جنس از من یرد علیہ با احدی الزوجین باشند درین صورت مسئلہ از اقل مخرج فرض احدی الزوجین سازند و باقی از فرض وی بر من یرد علیہ تقسیم نمائند۔

اصول ہفت گانہ عمل کریں۔

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تماثل حقیقی

زوج	۳ بنات
۱	۳

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۸

زوج	۶ بنات توافق بالثلث حکمی
۱	۳
۲	۶

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۲۰

زوج	۵ بنات تباین
۱	۳
۵	۱۵

احد الزوجین رد پانے والوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اقل مخرج احد الزوجین کے لحاظ سے مسئلہ ردیہ تجویز کیا گیا ہے۔

اصل چہارم۔ رد پانے والے لوگ دو جنس کے ہوں اور احد الزوجین بھی ساتھ ہوں تو احد الزوجین کے اقل مخرج کے مطابق مسئلہ تجویز کرکے اور اوس کے فرض کی ادائی کے بعد باقی رد پانے والوں کو دی جاوے

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۴۸

زوجہ ۴	جدہ ۶	اخوات اخیافیہ
۱	۱	۲
۱۲	۱۲	۲۴

بسبب بودن احدی الزوجین با من یرد علیہ مسئلہ ردیہ از اقل مخرج فرض احدی الزوجین نمودہ شد۔

اصل مسئلہ ۲۴ ردیہ ۸ تصحیح طوائف ۴۰ مضروب ۳۶ تصحیح احاد ۱۴۴۰ گردید

۴ زوجہ	۶ جدہ	۹ بنات
۱	۱	۴
۵	۶	۲۸
۱۸۰	۲۵۲	۱۰۰۸

بسبب بودن احدی الزوجین با من یرد علیہ مسئلہ ردیہ از اقل مخرج احدی الزوجین نمودہ شد بعدہٗ تصحیح طوائف نمودہ من بعد تصحیح احاد نمودہ شد۔

در بیان مقاسمۃ الجد۔
با بنو الاعیان و علات۔

مقاسمہ عبارت است از گردانیدن

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۴۸

زوجہ ۴	جدہ ۶	اخوات اخیافیہ
۱	۱	۲
۱۲	۱۲	۲۴

چونکہ احد الزوجین ردپانے والون کے ساتھ ہے اس لئے مسئلہ ردیہ اقل مخرج احد الزوجین کے مطابق تجویز کیا گیا۔

اصل مسئلہ ۲۴ ردیہ ۸ تصحیح طوائف ۴۰ مضروب ۳۶ تصحیح احاد ۱۴۴۰

۴ زوجہ	۶ جدہ	۹ بنات
۱	۱	۴
۵	۶	۲۸
۱۸۰	۲۵۲	۱۰۰۸

احد الزوجین ردپانے والون کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مسئلہ ردیہ احد الزوجین کے اقل مخرج سے کیا گیا اوس کے بعد ایک مرتبہ طوائف ورثہ کی ضرورت سے اور دوسرے مرتبہ ورثہ کے ہر فرد واحد کے غرض سے تصحیح کی گئی۔

سگے اور سوتیلے بہائیون کے

نصیب جد مثل نصیب یکے از اخوہ ۔
وصحابہ رضی اللہ عنہم در توریث
بنو اعیان وعلات با جد اختلاف
کردہ اند نزد امیر المومنین ابی بکر صدیق رض
جد حاجب است ایشان را مثل اب
وہمین است مختار امام ابو حنیفہ رح
ونزد زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ
با او وارث اند برابن است فتوی
صاحبیہ و مالک و شافعی رح وکیفیت
وراثت نزد ایشان انیست کہ اگر
باجد بنو اعیان یا علات باشند
وبا ایشان کسے صاحب سہم نبود
جد را ہرچہ از مقاسمہ وثلث جمیع مال
افضل است دہند واگر با وے
بنو اعیان وعلات ہر دو بوند در
قسمت بنو علات را داخل ساختہ
بعد اخذ نصیب جد بنو علات را
با بنو اعیان محجوب ساختہ بنو اعیان
را بدہند واگر باجد بنو اعیان یا علات
بوند وبا ایشان ذو سہم بود پس جد را
بعد اخذ ذو سہم فرض خود آنچہ از
مقاسمہ وثلث باقی وسدس جمیع افضل
است عطا کنند بدین صورت

ساتھہ جد کے مقاسمہ کا بیان کیا
جاتا ہے ۔ مقاسمہ سے مراد یہہ ہے کر
جد کے حصہ کو ایک بھائی کے حصہ
کے برابر کر دیا جائے ۔ صحابہ رض
نے جد کے ساتھہ بنو اعیان و
علات کی توریث مین اختلاف فرمایا ہے
امیر المومنین ابی بکر صدیق رض کے
پاس جد مثل اب کے اون کا
حاجب ہے ۔ اسی کو امام ابو حنیفہ رح
نے اختیار کیا ہے ۔ مگر زید ابن ثابت رض
کے ساتھہ وہ لوگ وارث ہوتے ہین
اسی پر صاحبین رح اور مالک رح وشافعی رح
کا فتوی ہے ۔ اون کے نزدیک
وراثت کی کیفیت یہہ ہے کہ اگر جد
کے ساتھہ بنو اعیان یا علات
ہون اور اون کے ساتھہ کوئی
دوسرا صاحب فرض نہ ہو تو مقاسمہ
اور ثلث جمیع مال مین سے جس
صورت مین زیادہ مل سکتا ہے
وہ جد کو دیا جاتا ہے ۔ اگر جد کے
ساتھہ بنو اعیان اور علات دونون
ہون تو تقسیم ترکہ کے حساب
لگانے مین بنو علات کو بھی داخل

کرکے اور اوس کے لحاظ سے
جد کا حصہ ادا کرکے بنو علات کو
بنو اعیان کے مقابلہ مین محجوب
کر دیتے ہین - یعنی حصہ باقی
بنو اعیان کو دیدیتے ہین - اگر جد
کے ساتھہ بنو اعیان یا علات
کے سوا کوئی دوسرا ذی فرض
بھی ہو تو ذی فرض کا حصہ مقررہ
ادا کر دینے کے بعد جد کو مقاسمہ
اور ثلث باقی اور سدس کل مین سے
جس صورت مین زیادہ مل سکتا ہو
وہ دیا جاتا ہے - جیسا کہ ذیل مین
بتایا گیا ہے -

مسئلہ ۲

جد	اخ عینی یا علاتی
۱	۱

اس صورت مین چونکہ کوئی ذی فرض
نہین ہے اس لئے جد کو ثلث
کل کے مقابلہ مین مقاسمہ افضل
ہونے کی وجہ سے دیا گیا -

مسئلہ ۳ تصحیح ۹ تبائن

جد	۳ اخوات اعیانی یا علاتی
۱	۲
۳	۶

مسئلہ ۲

جد	اخ عینی یا علاتی
۱	۱

درین صورت جد را مقاسمہ افضل
است از ثلث جمیع وقتیکہ ذو سہم نبود -

مسئلہ ۳ تصحیح ۹ تبائن

جد	۳ اخوات اعیانی یا علاتی
۱	۲
۳	۶

درین صورت جد را ثلث جمیع افضل
است از مقاسمه اگر ذوسهم نبود۔

مسئله ۳ تماثل

چونکہ کوی ذوسہم نہین ہے لہذا ثلث
کل افضل ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔

مسئلہ ۳ تماثل

جد اخوین اعیانی وعلاتی
۱ ۲

درین صورت جد را ثلث ومقاسمه
هردو برابر است اگر ذوسهم نبود۔

مسئله ۲ تصحیح ۴

جد دو عینی یا علاتی بہائی
۱ ۲

اس صورت مین کوی ذوسہم نہین ہے
اور ثلث کل اور مقاسمہ نتیجہ مین
بالکل واحد ہے

مسئلہ ۲ تصحیح ۴

زوج جد اخ عینی یا علاتی
۲ ۱ ۱

درین صورت جد را مقاسمه افضل است
از ثلث باقی وسدس کل با ذوسهم۔

مسئله ۶ تصحیح ۱۸

زوج جد اخ عینی یا علاتی
۲ ۱ ۱

اس صورت مین ذوسہم کے ساتہہ
جد کو بجاے ثلث باقی اور سدس کل
کے مقاسمہ افضل ہے۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

جده جد اخوین عینی یا علاتی اخت عینیه یا علاتیه
۳ ۵ ۸ ۲

درانیجا جد را ثلث باقی افضل است
از مقاسمه وسدس با ذوسهم۔

مسئله ۶ تصحیح ۱۸

جده جد دو سگی یا سوتیلی بہائی سگی یا سوتیلی بہن
۳ ۵ ۸ ۲

اس صورت مین ذوسہم کے ساتہہ
جد کو بجاے سدس کل اور مقاسمہ
کے ثلث باقی افضل ہے

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

بنتین جد اخ عینی یا علاتی اخت عینیه یا علاتیه
۴ ۱
۱۲ ۳ ۲ ۱

دو بیٹیان جد سگا یا سوتیلا بہائی سگی یا سوتیلی بہن
۴ ۱
۱۲ ۱۳ ۲ ۱

درین جا جد را سدس کل افضل است از مقاسمه وثلث مابقی با ذوسهم

مسئله ۲ تصحیح ۶

اس صورت مین ذوسهم کے ساتهه جد کو بمقابلہ مقاسمہ اور ثلث باقی کے سدس کل افضل ہے -

مسئله ۲ تصحیح ۶

بنت	جد	اخوین
۳	۱	۲

درینجا ثلث مابقی ومقاسمه وسدس برابر است جد را با ذوسهم -

مسئله ۲ تصحیح ۶

بنت	جد	اخوین
۳	۱	۲

اس مین ذوسهم کے ساتهه جد کو سدس کل اور ثلث باقی اور مقاسمہ کے نتائج متحد ہین -

مسئله ۲ تصحیح ۶

زوج	جد	۲ اخوت عینی یا علاتی
۳	۱	۲

درینجا جد را ثلث مابقی وسدس کل ومقاسمه برابر است با ذوسهم -

مسئله ۴ تصحیح ۸

زوج	جد	دو سگے یا سوتیلے بهائی
۳	۱	۲

اس مین ذوسهم کے ساتهه جد کو سدس کل اور ثلث باقی اور مقاسمہ بالکل برابر ہے

مسئله ۴ تصحیح ۸

زوجه	جد	اخ عینی یا علاتی	اختین عینیتین یا علاتیتین
۲	۲	۲	۲

درینجا جد را مقاسمه وثلث مابقی برابر است وافضل است از سدس با ذوسهم

مسئله ۳ تصحیح ۶

زوجه	جد	سگا یا سوتیلا بهائی	دو سگی یا سوتیلی بہنین
۲	۲	۲	۲

اس مین ذوسهم کے ساتهه جد کو مقاسمہ اور ثلث باقی بالکل مساوی اور سدس کل سے افضل ہے -

مسئله ۳ تصحیح ۶

بنتین	جد	اخ عینی یا علاتی
۴	۱	۱

دو بیٹیان	جد	سگا یا سوتیلا بهائی
۴	۱	۱

دریںجا جد را مقاسمہ و سدس برابر
است و افضل است از ثلث باقی بازہم
الغرض جد را از مقاسمہ وثلث کل و
ثلث مابقی وسدس کل ہرچہ افضل
بود بدہند من فرائض شریفی وعالمگیری
وغیرہ کتب فرائض ۔

اس میں مقاسمہ سدس کل کے
مساوی اور ثلث باقی سے افضل ہے
بہرحال مقاسمہ اور ثلث کل اور
ثلث باقی اور سدس کل میں سے
جو صورت افضل ہو وہ اختیار
کی جاے ۔

دربیان مناسخہ ۔ وآن عبارت
است از تصحیح مسائل ورثہ کہ قبل
تقسیم ترکہ مورث مردند ۔ بدانکہ
ورثہ میت ثانی اگر عین ورثہ میت
اول اند وقسمت ہم بجہت بودن جنس
واحد متغیر نیست پس میت ثانی را
کالعدم شمار کردہ بریک تصحیح اکتفا
سازند چنانکہ شخصے چہار پسر گذاشت
ویکے ازان قبل قسمت ترکہ مرد
سوائے آن سہ برادر دیگر وارث
او نیست در این صورت ابتداءً مسئلہ
از سہ گردانیدہ لکل واحد
واحد رسانند اگر عین اول اند و
قسمت متغیر است چنانچہ شخصے این
از یک زوجہ وسہ بنات از زوجہ
دیگر گذاشت وپیش از تقسیم ترکہ یکے

مناسخہ سے اون ورثہ کے مسائل
کی تصحیح مراد ہے جو مورث کے
تقسیم ترکہ سے قبل مر گئے ہوں ۔
واضح ہو کہ میت ثانی کے ورثہ بھی
وہی ہوں جو میت اول کے ہیں
اور جنس واحد ہونے کی وجہ سے
تقسیم میں بھی کوئی تغیر نہ ہوتا ہو تو
میت ثانی کو کالعدم تصور کر کے
ایک ہی تصحیح کافی ہوسکتی ہے ۔
جیسا کہ ایک شخص نے ۴ پسر
چھوڑے جن میں سے ایک کا
انتقال تقسیم ترکہ سے قبل ہوگیا ۔
اور اوس کا کوئی وارث اون
تین بھائیوں کے سوا نہیں ہے
تو اس صورت میں پہلے ہی مسئلہ
کو ۳ سے تجویز کر کے ہر ایک

از بنات مرد یا غیر اول اند ۔
چون ابنین و بنتین کہ یکے از ابنین
قبل قسمت فوت کرد زوجہ و ابن
و بنت گزاشت درین ہر دو صورت
مسئلہ میت اول تصحیح نمودہ مسئلہ
میت ثانی را تصحیح سازند و نصیب
میت ثانی را کہ از تصحیح میت اول
رسیدہ است ما فی الیدنا میدہ
بمنزلہ سہام گردانند و تصحیح ثانی
را چون روس و تصحیح اول را بمنزلہ
اصل مسئلہ فرض کنند بعد ازان
در ما فی الید و تصحیح ثانی نسبتے از
نسبت ثلاثہ ملاحظہ نمائند ۔

کو ایک ایک دیدیا جائے ۔
اگر ورثہ وہی ہون مگر تقسیم مین
تغیر ہوتا ہو تو جیسا کہ ایک شخص نے
ایک بیوی کا بطنی ایک لڑکا اور
دوسری بیوی کی بطنی تین لڑکیان
چھوڑی ہون اور تقسیم ترکہ سے
قبل ایک لڑکی مرجائے یا یہہ کہ
دوسری میت کے ورثہ پہلی
میت کے ورثہ کے سوا ہون
جیسے دو بیٹے اور دو بیٹیان
جن مین سے ایک بیٹا تقسیم ترکہ سے
قبل مرگیا ہو اور اوس نے ایک
زوجہ اور بیٹا بیٹی ورثہ مین چھوڑے
ہون تو اون دونون صورتون
مین میت اول کے مسئلہ کی تصحیح
کرکے میت ثانی کے مسئلہ کی تصحیح
کرین گے ۔ میت ثانی کے اوس
حصہ کو جو میت اول کی تصحیح سے
ملا ہو ما فی الید سے موسوم کرکے
سہام کی جگہ تصور کرین ۔ اور تصحیح
ثانی کو تعداد ورثہ اور تصحیح اول
کو اصل مسئلہ کی جگہ فرض کرلین
اور اوس کے بعد ما فی الید اور

پس اگر مماثلت حقیقی یا حکمی بود بر تصحیح
آن اکتفا نمائند و اگر موافقت حقیقی
یا حکمی بود وفق تصحیح ثانی را در اول
تصحیح ضرب کنند - و در صورت مبائنت
جمیع ثانی را در جمیع اول ضرب سازند
و از مبلغش تصحیح مسئلتین گردانند
وہمچنین در بطن ثالث و رابع الی
غیر النہایۃ عمل کنند

تصحیح ثانی پر غور کرکے دیکھین کہ
اون کے باہم نسبت ہاے ثلاثہ
مین سے کون سی نسبت ہے -
اگر مماثلت حقیقی یا حکمی ہو تو اوسی
تصحیح پر اکتفا کرین - اگر موافقت
حقیقی یا حکمی ہو تو وفق تصحیح ثانی کو
تصحیح اول مین ضرب دین -
اگر مبائنت کی صورت ہو تو کل
تصحیح ثانی کو تصحیح اول کے مجموعہ
مین ضرب دین اور حاصل ضرب سے
دونون مسئلون کی تصحیح کردین -
اسی طرح دوسرے اور تیسرے
بطن مین اور جہان تک اون کا
سلسلہ ہو عمل کیا جاے -

طریق معرفتہ سہام ورثہ از مبلغ
تصحیح آنست کہ نصیب ہر وارث را
از بطون ماوراء بطن اخیر در وفق
تصحیح بطن اخیر در صورت توافق و در
جمیع آن عند التباین ضرب نمائند
وسہام ورثہ بطن اخیر را در توافق
در صورت موافقت و در تبائن بصورت
مبائنت در مافی الید ضرب سازند

مبلغ تصحیح سے سہام ورثہ کے
معرفت کا طریقہ یہہ ہے کہ بجز
بطن اخیر کے دوسرے بطون کو
ہر وارث کے حصہ حاصلہ کو بطن
اخیر کے وفق تصحیح مین جبکہ نسبت
توافق کی ہو - اور تصحیح کے مجموعون
مین جبکہ نسبت تبائن کی ہو -
ضرب دین اور ورثہ بطن اخیر کے

اینست صورت مناسخہ محتویہ نسبت
ثلاثہ کہ مثلاً زنے فوت شد و شوہر و
بنت از شوہر دیگر و مادر گذاشت بعدہ
شوہر یک زوجہ و پدر و مادر گذاشتہ
مرد و بعد ازان بنت دو پسر و یک
بنت و یک جدہ گذاشتہ فوت کرد
بعدہ ام دو برادر اعیانی و شوہر
گذاشت بدین شکل ۔

این است صورت مناسخہ محتویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میت زینب

مسئلہ ہذا ۱۲ تردالی ۴ مضروب ۴
تصحیح ۱۶ مضروب ۲ ثم تصحیح ۳۲ مضروب ۴
ثم تصحیح من ۱۲۸

زینب

زوج ہاشم	بنت شافیہ	ام دانیہ
۴	۹	۳/۶

سہام کو نسبت توافق کی صورت مین
وفق کے ساتھہ اور نسبت تباین کی
صورت مین مافی الید کے ساتھہ
ضرب دین ۔

مناسخہ کی صورت جو نسبت ہاے
ثلثہ پر حاوی ہے یہہ ہے کہ ایک
عورت نے ایک شوہر اور پہلے
شوہر کی صلبی ایک دختر اور مان
کو چھوڑ کر انتقال کیا اور اوس کے
بعد شوہر بہی ایک زوجہ اور
باپ اور مان چھوڑ کر مرگیا اور
اوس کے بعد بیٹی بہی دو بیٹے
اور ایک بیٹی اور ایک جدہ چھوڑ
کر فوت ہوگی تو اوس کے بعد
مان نے دو سگے بھائی اور شوہر
کو چھوڑا جسکی صورت عمل حسب
ذیل ہے ۔

مورثہ اعلٰی (زینب)

مسئلہ ۱۲ اگر بضرورت رد ۴ مضروب ۴
تصحیح ۱۶ مضروب ۲ تصحیح ۳۲ مضروب ۴
تصحیح ۱۲۸

میت

زوج ہاشم	بنت شافیہ	ام دانیہ
۴	۶	۳/۶

ہاشم مسئلہ ۴ مافی الید ۴ میان مافی الید و مسئلہ نسبت تماثل است حاجت تصحیح نیفتاد

زوجہ کافیہ	اب قاسم	ام جمیلہ
۱/۲	۲/۴	۱/۲
۸	۱۶	۸

شافیہ مسئلہ ۶ مافی الید ۹ میان مافی الید و مسئلہ میت ہذا توافق بالثلث است تصحیح مسئلہ ۱۸

ابن دائم	ابن قاسم	بنت حسینہ	جدہ امیہ وافیہ
۲/۶	۲/۶	۱/۳	(۱/۳)
۲۴	۲۴	۱۲	

وافیہ مسئلہ ۲ مضروب ۲ تصحیح من ۴ مافی الید ۹ میان مافی الید و تصحیح تباین است مسئلہ ۳۶

زوج جمال	برادر عینی جلال	برادر عینی کمال
۲/۱۸	۱/۹	۱/۹

ہاشم - مسئلہ ۴ - مافی الید ۴ - نسبت تماثل مابین مافی الید و مسئلہ ہے اس لئے تصحیح کی ضرورت نہین رہی

زوجہ کافیہ	اب قاسم	ام جمیلہ
۱/۲	۲/۴	۱/۲
۸	۱۶	۸

شافیہ - مسئلہ ۶ - مافی الید ۹ - مابین مافی الید اور اس مسئلہ مین توافق بالثلث ہے تصحیح مسئلہ ۱۸

ابن دائم	ابن قاسم	بنت حسینہ	جدہ امیہ وافیہ
۲/۶	۲/۶	۱/۳	(۱/۳)
۲۴	۲۴	۱۲	

وافیہ - مسئلہ ۲ مضروب ۲ تصحیح ۴ مافی الید ۹ - مافی الید اور تصحیح مین تبائن ہے (مسئلہ ۳۶)

زوج جمال	سگا بھائی جلال	سگا بھائی کمال
۲/۱۸	۱/۹	۱/۹

مسئلہ و تصحیح ہر چہار میت ۱۲۸

الاحـــــاد

کافیہ قاسم جمیلہ دائم قائم

۸ ۱۶ ۸ ۲۴ ۲۴

حسینہ جمال جلال کمال

۱۲ ۱۸ ۹ ۹

در بیانِ ابہام تاریخ موت

وارث و مورث مثلاً دو برادر حقیقی یکبار غرق یا حرق شدند یا با نہدام دیوار یا مکان یا معرکہ فوت و کشتہ شدند پس تقدیم و تاخیر انزہاق روح آنہا معلوم نشد درین صورت یکے از دیگرے وارث نمی شود و ورثہ موجود ہر یک وارث ہر یک می شوند و بسبب عدم معلومیت تقدیم و تاخیر وقتِ موت یکے را وارث دیگرے کردہ نمی شود - کذا فی شریفی -

---

ولد الزنا و اللعان از جانب مادر خود وارث می شوند لاکن ولد الزنا از توام خود میراث اخ اخیافی مے یابد

المبلغ ۱۲۸

حاضر حـــال

کافیہ قاسم جمیلہ دایم قایم

۸ ۱۶ ۸ ۲۴ ۲۴

حسینہ جمال جلال کمال

۱۲ ۱۸ ۹ ۹

وارث اور مورث کی تاریخ موت مبہم ہو مثلاً دو حقیقی بہائی ایک ساتہہ غرق ہوجائین یا جل جائین یا کسی دیوار کے نیچے دب کر یا کسی جنگ مین مرجائین اور ہر ایک کی پرواز روح کی تقدیم و تاخیر معلوم نہو تو اس صورت مین ایک دوسرے کا وارث نہین ہوسکتا اور دوسرے ورثہ حاضر حال ہر ایک کے وارث ہون گے - اور وہ دونون جن کے موت کی تقدیم و تاخیر کا علم نہین ہے ایک دوسرے کے وارث متصور نہون گے - (دیکہو شریفی)

ولد الزنا و اللعان مان کی جانب سے وارث ہوتے ہین لیکن ولد الزنا اپنے توام سے اخیافی بہائی کی

ولدا للعان از اخ توام خود میراث برادر حقیقی میگیرد۔

میراث پاتے ہین اور ولدا للعان اپنے توام سے سگے بہائی کی میراث لیتے ہین۔

خنثیٰ مشکل را میراث کمتر نصیبین یعنی درصورتیکہ اورا کمتر میسر می شود درصفت ذکورت وانوثت ہرچہ کمتر باشد بدہند وبراے حمل نصیب یک ابن باید داشت براین است فتویٰ۔

خنثیٰ مشکل کو اون دوحصون مین سے وہ چہوٹا حصہ ملیگا جو اوس کو مذکر اور مونث فرض کرکے حساب لگانے سے برآمد ہو۔ اور حمل کیلئے ایک لڑکے کا حصہ محفوظ رکہنا چاہئے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

میراث کفار از روے نسب وسبب مثل مسلم است مگر درصورت نکاح با محرمہ میراث زوجیت نخواہد رسید مثلاً مجوس با مادر خود وخواہر وبنت نکاح می کنند درین صورت زوجات مذکورہ ارث از روے زوجیت نخواہند یافت بلکہ از روے نسب حصہ مادر وخواہر وبنت خواہند یافت کذا فی فتاویٰ عالمگیری شریفی وغیرہ کتب فقہ۔

کفار کی میراث از روی نسب و سبب کے سلمانون کی طرح ہے مگر محرمہ کے ساتہہ نکاح کیا گیا ہو تو زوجیت کی میراث نہ ملے گی۔ مثلاً مجوسی اپنی مان اور بہن اور بیٹی کے ساتہہ نکاح کرتے ہین اس صورت مین وہ عورتین زوجیت کا کوئی حصہ نہ پاسکین گی۔ بلکہ قرابت نسبی کے اعتبار سے یعنی مان اور بہن اور بیٹی کی حیثیت سے مستحق توریث ہوسکین گے (دیکہو فتاویٰ عالمگیری وشریفی وغیرہ کتب فقہ

خاتمہ

اس خادم الفقہا احقر من عباد اللہ میر محمد فضل اللہ بن قاضی میر ابراہیم نبیرہ فقیہ علی مخدوم مہایمی نے بعہد اعلیحضرت نواب ناصر الدولہ نظام الملک آصف جاہ خسرو دکن اس جدول مثلث غریب الترتیب کو تین سال کی محنت شاقہ میں مرتب و مکمل کیا۔ جس کی تاریخ تکمیل ۲۵ رمضان المبارک ۱۲۷۲ھ اور اس کا اسم تاریخی مرآۃ القسمت ہے۔ علمائے دین وادراک فقہائے کامگار سے امیدوار ہوں کہ اگر کسی جگہ سہو و خطا نظر آئے تو اصلاح فرمائیں جو خالی از حسنات نہ ہوگا اور نیز یہ کہ اس عاصی پر معاصی کو دعائے خیر اور فاتحہ سے یاد کریں جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

تمت بالخیر

اضافہ جدید

آج کل زمانہ قدیم کے طریقہ حساب سے لوگ نا آشنا ہوتے جاتے ہین
اور تمام مدارس مین عام طور پر کسور عام کی تعلیم دیجاتی ہے اور اوس مین
عمل کرنا تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے زیادہ آسان ہوسکتا ہے اس لئے
ضرورت اس کی تہی کہ تقسیم ترکہ مین بہی کسور عام کے طریقہ عمل کو اختیار
کیا جاسے - یہہ کام حساب کے اعمال قدیم وجدید کے جانتے اور احکام
فرائض کو پیش نظر رکہہ کے سہل الفہم قواعد کو وضع کرنے کے بغیر ممکن نہ
تہا اور اس سے قبل اخی معظم مولوی میر احمد شریف صاحب نے اپنی
مولفہ کتاب تکمیل الفرائض مین جو اصول وقواعد مدون کئے تہے وہ
بالکل کافی نظر آئے اور اوس کے مطابق عمل کرنے سے رد - عول -
تصحیح - اور مناسخہ کی تمام دقتین آسان ہوجاتی تہین اس لئے مین
اوس کے ضروری انتخاب پر اکتفا کرتا ہون جو حسب ذیل ہے -

تقسیم حصص

ف تقسیم حصص سے قبل چند اصول کا پیش نظر رکہنا ضروری ہے وہ یہہ ہین
اول - ایک قسم کے ورثہ مین عمر کا چہوٹا بڑا ہونا کمی وبیشی حصہ کا موجب
نہین ہوسکتا اسی وجہ سے سب بیٹے بلا لحاظ عمر کے مساوی
حصہ پائین گے - خواہ وہ ایک ہی زوجہ کے بطن سے ہون
یا مختلف زوجات کے بطون سے - اسی طرح کسی زن متوفیہ
کی اولاد جو شوہر اول اور ثانی کے نسل سے ہو جایداد متوفیہ
کی حق توریث مین کوئی فرق نہین رکہتی ہے

دوم - مورث اور وارث کے تعلقات قرابت ایک سے زیادہ ہوسکتے ہین اور اس صورت مین ممکن ہے کہ وہ دونون حیثیت سے حصہ پاسکے یا ایک حیثیت سے محجوب ہوتا ہو تو دوسری حیثیت سے حصہ پاسئے - اس لئے تقسیم حصص سے قبل ورثہ کے جملہ تعلقات قرابت پر نظر ڈالنی چاہئے - مثلاً ایک زن متوفیہ کا شوہر اوس کے چچا کا بیٹا ہو اس صورت مین وہ شوہر کی حیثیت سے ذوی فرض ہے اور فرع اب میت کی حیثیت سے عصبہ بھی ہے - اگر زن متوفیہ علاوہ اوس شوہر کے ایک دختر بھی چھوڑے تو دختر کو نصف متروکہ ملے گا اور شوہر کو فرضیت کا $\frac{1}{4}$ اور عصوبتًا باقی کا $\frac{1}{4}$ بھی حاصل ہوجائیگا - یا یہہ کہ ایک شخص جو میت کا نواسا ہوتا ہے وہ میت کے بھائی کا پوتا بھی ہو - اس صورت مین پہلی حیثیت سے ذوی رحم اور دوسری حیثیت سے عصبہ ہے - پس وہ میت کے وارث ذوی فرض کے ساتھہ بحیثیت عصبہ حصہ پاسکتاہے مگر ذوی الارحام مین داخل ہونے کی حیثیت سے محجوب رہے گا -

۲ جب کسی میت کے ورثہ مین تقسیم حصص منظور ہو تو اولاً لفظ میت کو بصورت مدہ لکھکر اوس کے اوپر میت کا نام لکھہ دو اور اوس کے ذیل مین یکے بعد دیگرے ایک ایک نوع کے ورثہ کو مع اون کی تعداد کے درج کردو - زیادہ بہتر یہہ ہے کہ ہر ایک وارث کا رشتہ قرابت مع اوس کے نام کے علیحدہ علیحدہ لکھہ دیا جاسے - ان ورثہ کو اس ترتیب سے لکھنا چاہئے کہ عصبات ذوی الفروض کے بعد رہین اور ذوی الفروض مین بھی سب سے اول ذوی الفروض سببی کے اسماء لکھے جائین جیسے

مسئلہ زید

زوجہ کریمہ زوجہ رحیمہ بنت خدیجہ عم ہاشم عم قاسم عم فرید عم حمید	ان اسمار کے محاذی ہر ایک وارث کے حصص اور اوس کا حسابی عمل علیحدہ علیحدہ لکہا جائیگا ۔

ف۳ پہر غور کرو کہ ہر ایک نوع کے ورثہ کو جو ذوی الفروض سے ہون اوس صورت مسئلہ مین کس قدر حصہ ملتا ہے ۔ تشخیص حصص مین بڑا خیال اس امر کا رکہنا چاہیئے کہ دیگر ورثہ ذوی الفروض اور عصبات کی موجودگی مین کس قدر حصہ کس فریق کو ملتا ہے اور کس کی موجودگی سے کون محجوب الارث ہوتا ہے ۔

ف۴ ہر صورت مین یہہ فرض کرکے کہ متروکہ ایک شئی ہے عدد مسئلہ ایک عدد صحیح قرار دیا جائے ۔

ف۵ اگر کسی مسئلہ مین ذوی الفروض وعصبات دونون ہون تو اولاً ذوی الفروض کے ہر ایک فریق کے مقابل اون کے سہام معینہ کو اعداد کسور عام مین لکہہ دو اور اون سب حصص ذوی الفروض کو جمع کرکے دیکہو ۔ اگر اون کا مجموعہ ایک سے کم ہو تو اون کے مجموعہ کو عدد مسئلہ سے منہا کرکے جو باقی رہے اوسے عصبات ذی حق کو دیدو جیسے متروکہ مفروضہ (۱) ۔

زوجہ کریمہ } $\frac{1}{8}$ یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{8}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{16}$ } براہ فرضیت
زوجہ رحیمہ } $\frac{1}{8}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{16}$

بنت خدیجہ $\frac{1}{2}$ براہ فرضیت

عم ہاشم
عم قاسم
عم فرید
عم حمید

} حصہ باقی یعنی $1 - \frac{1}{8} - \frac{1}{2} = \frac{3}{8}$ براہ تعصیب جس مین سے ہر ایک کو {

$\frac{3}{8}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{3}{32}$
$\frac{3}{8}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{3}{32}$
$\frac{3}{8}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{3}{32}$
$\frac{3}{8}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{3}{32}$

$\frac{1}{8} + \frac{1}{2} = \frac{1+4}{8} = \frac{5}{8}$ مجموعہ حصص ذوی الفروض

$\therefore 1 - \frac{5}{8} = \frac{8-5}{8} = \frac{3}{8}$ باقی حصہ اعمام

ف ۶ اگر خود حصص ذوی الفروض کا مجموعہ کامل ایک کے مساوی ہو جاے تو کسی زاید عمل کرنے کی ضرورت نہین ہے ۔ اس صورت مین اگر عصبات ہون تو بہی اونہین کچہہ نہ مل سکے گا جیسا کہ مثال ذیل مین ۔

متروکہ مفروضہ (۱) خالد

اب بکر $\frac{1}{6}$
ام کریمہ $\frac{1}{6}$
بنت کبریٰ
بنت صغریٰ

} $\frac{2}{3}$ یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{3}$

$\frac{1}{6} + \frac{1}{6} + \frac{2}{3} = \frac{1+1+4}{6} = \frac{6}{6} = 1$

ف ۷ اگر حصص ذوی الفروض کا مجموعہ ایک سے بڑہ جاے تو اوس کو عول کہتے ہین ۔ اس صورت مین اگر عصبات ہون تو اون کو کوئی حصہ نہ ملے گا ۔ مگر حصص ذوی الفروض کے عمل حسابی مین کسی قدر تغیر ہوتا ہے ۔ یعنی بحساب رسدی ہر ایک کا حصہ اس قدر گہٹا دیا جاوے کہ اون کا مجموعہ بقدر ایک کے ہو جاے جیسے کہ

زید — متروکہ مفروضہ (۱)

زوج بکر	$\frac{1}{4}$
اب خالد	$\frac{1}{6}$
ام رحیمہ	$\frac{1}{6}$
بنت کریمہ	$\frac{1}{2}$

$$\frac{1}{4}+\frac{1}{6}+\frac{1}{6}+\frac{1}{2}=\frac{3+2+2+6}{12}=\frac{13}{12}$$

اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ زوج کو $\frac{13}{12}$ مین سے $\frac{1}{4}$ ملا ہے تو متروکہ مفروضہ ایک مین سے کس قدر ملے گا۔ پس اربعہ تمناسبہ کی صورت اس طرح ہو گی۔

$\frac{13}{12}$: ۱ :: $\frac{1}{4}$: مطلوب۔

یعنی $\frac{1\times1\times12}{4\times13}=\frac{3}{13}$ حصہ زوج

اسی طرح $\frac{1\times1\times12}{6\times13}=\frac{2}{13}$ حصہ اب

〃 $\frac{1\times1\times12}{6\times13}=\frac{2}{13}$ حصہ ام

〃 $\frac{1\times1\times12}{2\times13}=\frac{6}{13}$ حصہ بنت

پس اس رسدی تخفیف کے بعد مسئلہ مذکور کا حسابی عمل اس طرح ہو گا۔

زید — متروکہ مفروضہ (۱)

زوج بکر $\frac{1}{4}$ حصہ مقررہ لیکن بلحاظ متروکہ مفروضہ $\frac{3}{13}$ حصہ معول یعنی حصہ مقصر

اب خالد $\frac{1}{6}$ ایضاً ——— $\frac{2}{13}$ 〃

ام رحیمہ $\frac{1}{6}$ ایضاً ——〃—— $\frac{2}{13}$ 〃

بنت کریمہ $\frac{1}{2}$ ایضاً ——〃—— $\frac{6}{13}$ 〃

۸ اگر مسئلہ مین سوائے ذوی الفروض کے کوی عصبہ نہ ہو اور حصص ذوی الفروض کا مجموعہ عدد مسئلہ سے کم رہے تو اوس کمی کو یعنی حصہ

باقی کو بھی اونہین ذوی الفروض نسبی پر بحساب رسدی تقسیم کردینا چاہئے جس کو ردّ کہتے ہین - اس کے تین قاعدے ہین -

اول - اگر ذوی الفروض نسبی ایک یا ایک ہی نوع کے چند اشخاص ہون تو کل متروکہ اونہین کو ملیگا مثلاً

زید متروکہ مفروضہ (۱)

بنت رحیمہ $\frac{1}{2}$ فریضتًا اوربقیہ $\frac{1}{2}$ رداً جملہ ۱

بکر متروکہ مفروضہ (۱)

بنت کریمہ }
بنت رحیمہ } $\frac{2}{3}$ فریضتًا وبقیہ $\frac{1}{3}$ رداً یعنی ہرایک کو { $\frac{1}{2}$ / $\frac{1}{2}$

دوم - اگر احدالزوجین یعنی ذوی الفروض سببی مین سے کوی ایک موجود ہو اور اوس کے ساتہہ ذی فرض نسبی ایک یا ایک نوع کے چند اشخاص ہون تو احدالزوجین کو حصہ معینہ دینے کے بعد جو بچ رہے وہ اوس ذی فرض یا ذوی الفروض نسبی کو دیدینا چاہئے مثلاً

خالد متروکہ مفروضہ (۱)

زوجہ کریمہ $\frac{1}{8}$ حصہ غیرمردود یعنی حصہ اصلی بروئے فرضیت

بنت رحیمہ ۱ - $\frac{1}{8}$ = $\frac{7}{8}$ حصہ مردود یعنی حصہ اصلی باضافہ جزو باقی = $\frac{1}{2}$ + $\frac{3}{8}$

ہندہ متروکہ مفروضہ (۱)

زوج کریم $\frac{1}{4}$

۴ بنات ۱ - $\frac{1}{4}$ = $\frac{3}{4}$ یعنی $\frac{2}{3}$ + $\frac{1}{12}$ = $\frac{3}{4}$

سوم - اگر احدالزوجین کے ساتہہ مختلف نوع کے دو یا زیادہ ذوی الفروض ہون تو اولاً احدالزوجین کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ دوسرے ذوی الفروض مین بقدر اون کے سہام کی تقسیم

کر دینا چاہئے - جیسے

زید — متروکہ مفروضہ (۱)

وارث	حصہ		حصہ مردود
زوجہ	$\frac{1}{4}$		
جدہ صحیحہ	$\frac{1}{6}$	مگر ان دونوں قسم کے ذوی الفروض نسبی کیلئے حصہ باقی یعنی $1 - \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ تقسیم طلب ہے لہذا ہر ایک کو حصہ مردود حسب مندرجہ حاشیہ ملیگا -	$\frac{1}{4}$
دو اخت اخیافیہ	$\frac{1}{3}$		$\frac{1}{2}$

جدہ صحیحہ اور دو اخت اخیافی کے حصہ مجموعی کی مقدار $\frac{1}{6} + \frac{1}{3} = \frac{1+2}{6} = \frac{3}{6} = \frac{1}{2}$ ہوتی ہے مگر تقسیم طلب مقدار اوس سے زیادہ ہے یعنی عدد مسئلہ میں سے حصہ زوجہ $\frac{1}{4}$ کے منہا کرنے کے بعد یعنی $1 - \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ باقی رہتا ہے جس کو جدہ اور اخوات اخیافیہ میں $\frac{1}{6}$ اور $\frac{1}{3}$ کے تناسب سے تقسیم کر دینا چاہئے - پس اوس کا حساب اسی طرح لگانا چاہئے کہ $\frac{1}{6} + \frac{1}{3} = \frac{1}{2}$ میں سے جدہ کو $\frac{1}{6}$ ملا ہے تو $\frac{3}{4}$ حصہ باقی میں سے کس قدر ملے گا -

یعنی $\frac{1}{2} : \frac{3}{4} :: \frac{1}{6}$: مطلوب

پس $\frac{1 \times 3 \times 2}{6 \times 4 \times 1} = \frac{1}{4}$ حصہ مردود جدہ صحیحہ کا

اسی طرح $\frac{1 \times 3 \times 2}{3 \times 4 \times 1} = \frac{1}{2}$ حصہ مردود اخوات اخیافیہ کا

بکر — متروکہ مفروضہ (۱)

وارث	حصہ		حصہ مردود
زوجہ	$\frac{1}{8}$		
۵ بنت	$\frac{2}{3}$	یعنی $\frac{2}{3} + \frac{1}{6} = \frac{5}{6}$ ہوتا ہے مگر حصہ تقسیم طلب اوس سے زیادہ ہے یعنی $\frac{7}{8}$ لہذا ہر ایک کا حصہ مندرجہ حاشیہ قرار پاتا ہے	$\frac{28}{40}$
۶ جدہ	$\frac{1}{6}$		$\frac{7}{40}$

یعنی $\frac{5}{6} : \frac{7}{8} :: \frac{2}{3}$: مطلوب

$\frac{2 \times 7 \times 6}{3 \times 8 \times 5} = \frac{28}{40}$ حصہ مردود ۵ بنات کا

اسی طرح $\frac{1\times 7\times 6}{6\times 8\times 5}$ = $\frac{7}{40}$ حصہ مرد و ۶ جدات کا

ف ۹ جب کسی مسئلہ مین ایک نوع کے چند ورثہ ہون اور ہر ایک نوع کے ہر ایک فرد کا حصہ دریافت کرنا مقصود ہو تو ہر نوع کے سہم مشترک کو اوس نوع کے عدد رؤس پر تقسیم کردین - خارج قسمت ہر فرد کا حصہ ہوگا جیسے

زید — متروکہ مفروضہ (۱)

دو زوجہ $\frac{1}{8}$ ∴ $\frac{1}{8}$ ÷ ۲ = $\frac{1}{16}$ ہر ایک زوجہ کا حصہ

۳ بنات $\frac{2}{3}$ ∴ $\frac{2}{3}$ ÷ ۳ = $\frac{2}{9}$ ہر ایک بنت کا حصہ

۴ عم حصہ باقی ۱ - $\frac{1}{8}$ - $\frac{2}{3}$ = $\frac{5}{24}$ ∴ $\frac{5}{24}$ ÷ ۴ = $\frac{5}{96}$ ہر ایک عم کا حصہ

ف ۱۰ اگر کسی مسئلہ مین یہہ دریافت کرنا منظور ہو کہ قاعدہ قدیم کے مطابق تصحیح وغیرہ تمام اعمال حسابی کے بعد اوس مسئلہ کے اعداد مفروضہ کیا ہین اور ہر ایک وارث کے سہام محصلہ کس قدر ہین تو اولاً دفعہ گزشتہ کے مطابق بقاعدہ کسور عام ہر ایک وارث کا حصہ دریافت کرلو اور اوس کے بعد سب وارثون کے حصص مختلف کو ایسے کسرات مین تبدیل کرو جن کے نسب نما متحد ہون پس ان کسرات کا جو متحد نسب نما ہوا وس کو قاعدہ قدیم کے مطابق تصحیح شدہ اعداد مسئلہ جانو اور ہر ایک وارث کے متحد نسب نما کے شمار کنندہ کو اون کے سہام سمجھو - مثلاً صورت مندرجہ دفعہ گزشتہ مین $\frac{1}{16}$ و $\frac{2}{9}$ و $\frac{5}{96}$ کو متحد نسب نما بنانے سے $\frac{18}{288}$ و $\frac{64}{288}$ و $\frac{15}{288}$ ہوتے ہین - پس قاعدہ قدیم کے مطابق مسئلہ مصحح ۲۸۸ سے ہوگا اور اوس مین سے بہ ترتیب ہر ایک زوجہ کو ۱۸ - ۱۸ - اور ہر ایک بنت کو ۶۴ - ۶۴ - ۶۴ - اور ہر ایک عم کو ۱۵ - ۱۵ سہام ملین گے -

واضح ہو کہ تقسیم ترکہ کے قدیم اعمال حسابی کو دیکھکر بعض اصحاب نے بے غوری سے یہہ خیال فرمالیا ہے کہ علماء اسلام نے خواہ مخواہ

صاف اور سید ہے مسائل شرع کو پیچیدہ اور مغلق کر دیا ہے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ تیرہ سو برس کے قبل جبکہ علم حساب آج کل کی طرح معراج ترقی پر نہین پہونچا تہا علمار کرام نے صرف اعداد صحیح کے ذریعہ سے کسرات کی تقسیم کا جونادر قاعدہ ایجاد کیا تہا وہ اون کی ذہانت اور رسائی عقل کا ایک اعلی نمونہ سمجہا جا سکتا ہے اگر اس زمانہ مین بہی مختلف حصص اور کسرات کو صرف اعداد صحاح کے ذریعہ سے تقسیم کرنے کے قواعد منضبط کرنا چاہین تو قواعد قدیم سے بہتر کوی دوسری آسان صورت تجویز نہین کی جاسکتی - ہم نے قواعد قدیم اور جدید کے نتائج حسابی کا مقابلہ کر کے دونون کی صحت اور مطابقت کا جو عمل اس سے قبل بتا دیا ہے اوس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ دونون قسم کے اعمال حسابی سے بالکل یکسان نتائج پیدا ہوتے ہین -

ہم نے تکمیل الفرائض سے عمل حسابی کے ایک خاص جزو کو یہان نقل کر دیا ہے اوس کی زیادہ وضاحت اور دوسرے اعمال مناسخہ کی تفصیل منظور رہو تو تکمیل الفرائض سے مدد لی جاسکتی ہے -

خاکسار

میر عبد الرزاق

فرہنگ الفاظ ضروری مرآۃ القسمت

الفاظ — تشریحات

اُصُول - جمع اصل - جڑین

اُمِّ وَلَدْ - اوس لونڈی کو کہتے ہین کہ مالک نے اپنی لونڈی سے وطی کی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوا تو وہ آزاد ہوگا اور اوس بچہ کی مان بھی مالک کے وفات پر آزاد ہو جاے گی -

ابو حنیفہ - امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کی کنیت ہے - فقیہ مجتہد صاحب مذہب تھے حنفی انہین کے مذہب کے طرف نسبت کرتے ہین - انہین کے مقلدون کو حنفیہ اور احناف کہتے ہین ولادت امام اعظم کی ۸۰ھ مین صحابہ کے زمانہ مین ہوی اور وفات ان کی ۱۵۰ھ مین دار السلام بغداد مین ہوی - آپ کے تلامذہ بکثرت تھے - جن مین امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن - امام زفر وغیرہ داخل تھے - امام اعظم طبقہ تابعین سے تھے تابعی وہ ہے جس نے صحابہ کو دیکھا ہو -

امام ابو یوسف - قاضی یعقوب بن ابراہیم کوفی محدث مفسر مورخ کے بیٹے تھے اسلام مین سب سے پہلے قاضی القضاۃ کے لقب سے آپ ہی مشہور ہوے - خلفاے عباسیہ مین سے تین خلیفہ مہدی خلیفہ ہادی اور خلیفہ ہارون رشید کے طرف سے عہدۂ قضا پر مامور رہے آپ نے فقہ ابن ابی لیلی سے حاصل کی تھی پھر اُن کو چھوڑ کر امام ابو حنیفہ سے پڑھنا شروع کیا اور ہمیشہ

امام اعظم کی اتباع مین تادم مرگ قایم رہے - یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل آپ کے شاگردون مین ممتاز تھے - امام محمد نے بہی آپ سے بہت کچھہ پڑہا ہے - اصول فقہ حنفی کے موجد آپ ہی ہین - اور امام اعظم کے علوم کو آپ ہی نے ملک مین شایع کیا - ۱۸۲ھ مین آپ نے انتقال فرمایا آپ کا مزار شریف بغداد مین ہے اصطلاح فقہا مین آپ کو امام ثانی کہتے ہین -

امام محمدؒ - آپ کے آبا اور اجداد ملک شام کے تہے - آپ کے والد حسن بن فرقد شیبانی شام سے عراق مین آئے - اوسوقت امام محمد کی پیدائش شہر واسط مین ہوئی - اور کوفہ مین نشو ونما پائی - امام مالک اور امام ابو یوسف وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا - اور امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ سے فقہ سیکھی - بیس برس کی عمر مین کوفہ کی مسجد مین درس دینا شروع کیا - امام شافعی کہتے ہین کہ مین نے سوا محمدؒ بن حسن کے کسی موٹے آدمی کو ذہین نہین دیکھا - جب آپ عہدہٗ قضا سے علیحدہ ہوئے تو بغداد مین رہنے لگے - امام محمدؒ کے شاگردون مین امام شافعی اور بہت سے اکابر شمار کئے گئے ہین - بمقام رے بمصاحبت ہارون رشید عباسی ۱۸۹ھ مین امام محمدؒ نے انتقال فرمایا - اصطلاح فقہا مین آپ کو امام ربانی کہتے ہین -

ائمہ ثلثہ - اصطلاح فقہا مین امام اعظم - امام ثانی اور امام ربانی کو کہتے ہین -

ائمہ اربعہ و اصحاب مذہب } امام اعظم اور مالک اور شافعی اور ابن حنبل کو کہتے ہین -

بنات - بیٹیان

بطن - شکم

ترکہ - مردہ کا مال

حربی ۔ اس سے مراد وہ کافر ہے جو دار الحرب یعنے کافرون کے ملک مین رہتا ہو ۔

حجب ۔ لغت مین باز رکھنے کو کہتے ہین ۔ اور اصطلاح اہل فرائض مین اُسے کہتے ہین کہ ایک وارث کو بسبب ہونے دوسرے وارث کے کم ملے یا کچھہ نہ ملے ۔

خنثیٰ مشکل ۔ خنثیٰ اوس شخص کو کہتے ہین جو علامت ذکورت و انوثت دونون رکھتا ہو ۔ یا دونون مین سے ایک ہی نہ رکھتا ہو ۔ اگر کوی جانب غالب نہ ہو تو اوس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہین ۔ ورنہ غیر مشکل ۔

ذی فرض ۔ وہ وارث جس کا حصہ معین ہو ۔

ذوی الفروض ۔ وہ لوگ جن کے سہام معین ہین ۔

ذوی الفروض نسبی ۔ سے باپ ۔ دادا ۔ اخیافی بھائی ۔ بیٹی ۔ پوتی ۔ سگی بہن ۔ سوتیلی بہن ۔ اخیافی بہن ۔ ماں ۔ نانی ۔ دادی مراد ہین ۔

ذوی الفروض سببی ۔ سے زوج اور زوجہ مراد ہین ۔

ذی رحم ۔ وہ اقربا جو سوا ے ذوی الفروض و عصبات کے ہین ۔

ذوی الارحام ۔ ذی رحم کی جمع ہے ۔

ذمی ۔ اوس کافر کو کہتے ہین جو دار الاسلام یعنے مسلمانون کے ملک مین بادشاہ اسلام کو جزیہ دیکر رہتا ہو ۔

رد ۔ عول کا ضد ہے ۔ یعنے ذوی الفروض کے حصص معینہ دیدینے کے بعد جس قدر مخرج سے باقی رہے وہ بحساب رسدی ذوی الفروض کوہی دیدیا جاتا ہے جس کو رد کہتے ہین ۔

رؤوس ۔ جمع راس بمعنی سر ۔ اصطلاحاً ہر جنس کے ورثہ کی تعداد ۔

رق ۔ وارث کا غلام یا لونڈی ہونا ۔ خواہ کامل ہو یا ناقص ۔ کامل کو قن اور غلام خالص کہتے ہین اور ناقص کو مکاتب اور مدبر اور ام ولد کہتے ہین

سَہم - حِصّہ

سِہام :- جمع سہم - بہت سے حِصّے -

شَیخَین - اصطلاح فقہا مین شیخین سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف ہین اس لئے کہ یہہ دونون امام محمد کے شیخ اور اوستاد ہین -

صِنف - ایک قسم اقسام ہر نوع سے -

صاحبین - سے مراد ابویوسف اور امام محمد ہین اس لئے کہ یہہ دونون امام کے رفیق تہے -

طرفین - سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام محمد ہین -

عول - جب کبہی سہام مخرج سے بڑہ جاتے ہین تو مخرج کو بہی اوسی حد تک بڑہا لیتے ہین - جس کو عول کہتے ہین -

عصبہ - اوس شخص کو کہتے ہین جو بحالت عدم موجودگی ذوالفروض کے کل مال پاوے اور بحالت موجودگی ذوی الفروض کے جو اون کو دیکر بچے وہ پاوے -

عصبہ سببی - جس کو عصوبت بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوی ہو - جس کو مُعتِق اور مولیٰ العتاقہ بہی کہتے ہین -

عصبہ نسبی - جس کو عصوبت بسبب قرابت کے حاصل ہوی ہو - جیسے بیٹا - پوتا وغیرہ -

عصبہ بنفسہ - وہ عصبہ مذکر مراد ہے جو میت سے بلا واسطہ مونث کے علاقہ رکہتا ہو

عِتق - آزادی - آزاد ہونا -

غُرَما - جمع غریم بمعنی قرض خواہ -

غریم - قرض خواہ -

فرض - حِصّہ مُعیّنہ -

فقہائے متقدمین اور فقہائے متاخرین — متقدمین اون لوگون کو کہتے ہین جنہون نے امام اعظم اور صاحبین کا زمانہ پایا اور اون سے فیض حاصل کیا ہو اور جنہون نے ایمہ ثلثہ سے فیض نہین پایا اون کو متاخرین کہتے ہین - ایک قول یہہ بہی ہے کہ امام ہمام ابوحنیفہ سے امام ربانی شیبانی تک متقدمین ہین اور شمس الایمہ حلوائی سے حافظ الدین بخاری تک متاخرین ہین - اور ذہبی کی میزان مین یون مرقوم ہے کہ متقدمین اور متاخرین کا حد فاصل تیسری صدی کا شروع ہے - یعنی تیسری صدی کے پہلے کے لوگ متقدمین اور بعد کے لوگ متاخرین کہلاتے ہین - لیکن فقہا کے اصطلاح مین ابوحنیفہ سے امام محمد تک سلف ہین اور امام محمد سے شمس الایمہ حلوانی تک خلف ہین -

قول مفتیٰ بہ - مفتی کو لازم ہے کہ فتوا امام اعظم ہی کے قول پر دیا کرے - فتاوی سراجیہ مین ہے کہ فتویٰ علی الاطلاق امام ابوحنیفہ کے قول پر ہوگا - پہر ابویوسف کے قول پر - پہر امام محمد کے قول پر - پہر امام زفر کے قول پر - پہر حسن بن زیاد کے قول پر ہوگا - اور حقیقت مین صاحبین کا قول امام اعظم ہی کا قول ہے جیسا کہ صاحبین نے کہا ہے کہ ہم لوگ کسی مسئلہ مین کچہہ نہین کہتے جب تک کہ ہم کو امام سے اوس مین روایت نہین پہونچتی علماء نے اس کو مسلم کر لیا کہ عبادات مین مطلقاً امام اعظم ہی کے قول پر فتوی ہوگا اور امام محمد کے قول پر مسائل ذوی الارحام مین فتوی دیا جاے گا اور امام ابویوسف کے قول پر قضاء اور شہادت کے مسائل مین فتویٰ ہوگا - ورنہ متون کے موافق فتویٰ ہوگا - کیونکہ وہ متواتر ہو گئے ہین اور اوس پر وثوق زیادہ ہے

لِلذَّکَرِ ضِعْفُ الْاُنْثیٰ - مرد کو عورت کے دوچند -
لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْن - مرد کو دوعورتون کے حصہ کے برابر -
مَتْرُوکَہ - چہوڑا ہوا - جس سے مراد مردہ کا مال ہے -
میراث - مردہ کا مال جو اوس کے وارثون کے ہاتہہ آئے -
مُوَرِّث - وارث کرنے والا - ترکہ پہونچانے والا - وہ مرنے والا جو مال اور وارث چہوڑ جاے -
مُعْتِق - آزاد کنندہ -
مُقَرٌّلَہٗ بِالنَّسَبِ عَلَی الْغَیْر - وہ شخص جس کے لئے میت نے ایسے نسب کا اقرار معتبر کیا ہو کہ وہ نسب غیر کے طرف رجوع کرتا ہو اور اوس غیر نے اس اقرار کو نہ تسلیم کیا ہو اور یہہ مقر مرتے دم تک اوس اقرار سے نہ پہرا ہو -
مولائی موالات - یعنے وہ شخص جس سے کسی مجہول النسب نے یہہ عہد کیا ہو کہ تو میرا مولیٰ ہے جب مین مرون تو تو میری میراث لے لینا اور میرے ذمگی مطالبات کو ادا کر دینا اور اوس دوسرے شخص نے اس بات کو قبول کر لیا ہو -
مُسْتَاْمَن - وہ حربی مراد ہے جو دار الاسلام مین امن لیکر داخل ہوا ہو -
مُکَاتَب - اوس غلام کو کہتے ہین جس کو مولیٰ نے یہہ کہا ہو کہ اگر اس قدر روپیہ تو مجکو دیدیگا تو تو آزاد ہے - اگر وہ اوس قدر روپیہ ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جاے گا ورنہ مملوک رہے گا -
مُدَبَّر - اوس غلام کو کہتے ہین جس کو مولیٰ نے یہہ کہا ہو کہ جب مین مرون تو تو آزاد ہے -
متون - جمع متن - علماء متاخرین کے نزدیک متون سے مندرجہ ذیل متون مراد ہین -

وقایہ مصنفہ امام تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن عبید اللہ جمال الدین عبادی محبوبی بخاری - یہہ وقایہ کتاب ہدایہ سے منتخب کرکے اپنے چہوٹے پوتے صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود کے لئے تصنیف کی تہی - یہی تاج الشریعہ ہدایہ کے شارح ہین -

مختصر قدوری - جس کے مصنف ابو الحسن احمد قدوری ہین آپ بغداد کے باشندے اور بڑے جلیل القدر فقیہ اور حدیث مین صدوق تہے بغداد مین بماہ رجب ۴۲۸ھ مین آپ نے انتقال فرمایا -

کنز الدقائق - جس کے مصنف امام ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد بن مسعود نسفی متوفی ۷۱۰ھ ہین - یہہ اپنے زمانہ مین اصول و فروع مین اپنا مثل نہین رکہتے تہے - انہون نے شمس الایمہ کردری شاگرد صاحب ہدایہ سے فقہ پڑہی ہے -

مختار - جس کے مصنف ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود موصلی ہین یہہ مشہور فتاوے کے حافظ اور اصول و فروع کے مدرس و عارف اور شیخ فقیہ اور اکابر علماء سے تہے - بمقام موصل ۵۹۹ھ مین پیدا ہوے کوفہ کے قاضی رہے - پہر علٰحدہ ہوکر بغداد گئے اور امام ابو حنیفہ کے مزار مین مقیم ہوکر درس و تدریس مین اپنی عمر پوری کی اور ۶۸۳ھ مین انتقال فرمایا - جوانی مین یہی متن فقہ مختار نامی تیار کیا اور خود ہی نے اوس کی شرح بنام اختیار تیار فرمائی -

مجمع البحرین - اس کے مصنف کنز کے شاگرد مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب ساعاتی بعلبکی متوفی ۶۹۴ھ ہین - ان کی نشو و نما بغداد مین ہوئی - ظہیر الدین صاحب فتاوی ظہیریہ کے شاگرد

تاج الدین علی سے علم کی تکمیل کی یہہ علم شریعت مین بڑا ملکہ اور ایسا کمال رکھتے تہے کہ علوم شرعیہ مین یہہ اپنے وقت کے امام کہلائے۔

وارث۔ میراث لینے والا۔

وَرَثَہ۔ جمع وارث۔ میراث پانے والے لوگ۔

وِتْراً۔ طاق یعنے ضد جفت۔